REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۱　　شمارہ ۳۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۲۶ روپے

ششماہی ۱۳ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۷۰ روپے

فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ تبوک (ستمبر) - گذشتہ دنوں فیصل آباد سے تشریف لانے والے بعض مہمانان کی زبانی یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سپین سے بذریعہ فون ربوہ میں ملنے والی اطلاع کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجوزہ پروگرام کے مطابق مورخہ تبوک (ستمبر) کو "مسجد بشارت" پیڈرو آباد کا شاندار طریق پر افتتاح فرمایا - اس بابرکت تقریب میں اکنافِ عالم سے آئے ہوئے کم و بیش پانچ ہزار مخلصینِ جماعت نے شرکت کی - فالحمد للہ۔

احبابِ جماعت پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ الودود کا ہر آن حامی و ناصر ہو - آپ کے اس سفر کو ہر جہت سے بابرکت اور کامیاب کرے - اور سرزمینِ اندلس میں تعمیر ہونے والی یہ پہلی مسجد حقیقی معنوں میں اہلِ سپین کو روحانی فلاح و نجات کی بشارت دینے والی ثابت ہو - آمین -

★ - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ مسجد بشارت سپین کی افتتاحی تقریب میں شمولیت کے بعد ان دنوں یورپ کی بعض جماعتوں کا دورہ فرما رہے ہیں

۵ ذوالحجہ ۱۴۰۲ ھ　　۲۳ تبوک ۱۳۶۱ ہش　　۲۳ ستمبر ۱۹۸۲ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت سفرِ یورپ کی

چند ایمان افروز جھلکیاں!

روزنامہ الفضل ربوہ کی گزشتہ اشاعتوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت سفرِ یورپ سے متعلق محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی جانب سے آمدہ جو اطلاعات شائع ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ قارئینِ بدر کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے - (ادارہ)

● سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سکنڈے نیوین ممالک (ناروے، سویڈن اور ڈنمارک) کے کامیاب دورہ کے بعد مورخہ ۱۳ اگست کو مغربی جرمنی کے شہر ہمبرگ پہنچے - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں ممالک میں مجلسِ شوریٰ کے اجلاسات میں شرکت فرمائی - اور پریس کانفرنسوں سے خطاب فرمایا - نیز حضور نے مشنوں کے کام کا تفصیل سے جائزہ لیا اور غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے ہدایات دیں -

● حضور پُرنور ۱۳ سے ۱۶ اگست تک ہمبرگ میں قیام پذیر رہے - اس دوران آپ نے ہمبرگ اور اس کے گرد و نواح کے احبابِ جماعت اور ان کے خاندانوں کو شرفِ ملاقات بخشا - ہمبرگ میں ایک مجلسِ ارشاد بھی منعقد ہوئی - جس میں احبابِ جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی - جو پاکستان اور دوسرے ممالک سے تعلق رکھتے تھے - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مجلس میں اسلام اور احمدیت کے بارہ میں دوستوں کے سوالوں کے جواب دیئے - دورانِ قیام حضور نے ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا - یہ پریس کانفرنس خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی - الحمد للہ -

● ۱۶ اگست کو حضور پُرنور ہمبرگ سے فرینکفورٹ تشریف لے گئے جہاں ۱۶ اور ۱۷ اگست کو جماعتی امور کا جائزہ لینے اور ڈاک ملاحظہ فرمانے کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرینکفورٹ اور اس کی ملحقہ جماعتوں کے احباب اور ان کے خاندانوں کو شرفِ ملاقات بخشا - ۱۸ اگست کو فرینکفورٹ کے میئر نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا - ۱۹ اگست کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور اسی شام جماعتِ احمدیہ فرینکفورٹ کی طرف سے دیئے گئے ایک استقبالیہ میں شرکت فرمائی - اس استقبالیہ میں یونیورسٹی پروفیسرز، اعلیٰ سرکاری عہدیداران، عمائدینِ چرچ اور شہر کے چیدہ چیدہ لوگوں نے بھی شرکت کی -

● مورخہ ۲۵ اگست کی صبح کو فرینکفورٹ سے روانہ ہو کر آسٹریا ہوتے ہوئے مورخہ ۲۶ اگست کی شام ۷½ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک پہنچے - ۲۸ اگست تک حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی - دفتری امور سرانجام دیئے - اور مبلغین کو ہدایات سے نوازا - ۲۹ اگست کو گیارہ سے ایک بجے دوپہر تک زیرِ تبلیغ غیر احمدی احباب کو شرفِ ملاقات بخشا - بعدہٗ مجلسِ سوال و جواب میں حضور نے مختلف سوالات کے جوابات دیئے - بعد نمازِ عصر اجتماعی بیعت ہوئی جس کے بعد زیورک کی مجلسِ شوریٰ منعقد ہوئی - حضور ۴½ گھنٹے تک اس مجلس میں رونق افروز رہے - ۳۰ اگست کو حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی - اسی روز تین بجے بعد دوپہر ہوٹل نووا پارک (NOVA PARK) میں پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں حضور پُرنور نے مختلف سوالات کے جوابات دیئے -

۳۱ اگست کو زیورک کے دو سب سے بڑے اخبارات نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پر دو بہت عمدہ نوٹ لکھے - اسی روز ساڑھے چار بجے ہوٹل نووا پارک میں جماعت کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا - جس میں سوئٹزرلینڈ کے مقامی احباب اور دیگر سوئس افراد کے علاوہ امریکہ، مغربی جرمنی، آسٹریا، یوگوسلاویہ، لکسمبرگ اور بعض دوسرے ممالک کے قونصلروں اور ہر طبقۂ فکر کے افراد نے شرکت کی - خدا کے فضل سے یہ استقبالیہ بہت کامیاب رہا - اسی ہوٹل میں رات ۸ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "انسانیت کا مستقبل" کے عنوان سے انگریزی زبان میں ایک بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمائی - جس کا براہِ راست جرمن زبان میں ترجمہ کیا گیا - اس کے بعد سوالات و جوابات کا سلسلہ شروع ہوا - جو نہایت دلچسپ تھا اور بڑا مفید ثابت ہوا - یہ نشست ساڑھے دس بجے تک جاری رہی -

● یکم ستمبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ زیورک سے جنیوا تشریف لے گئے - جہاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جنیوا مکرم سعادت احمد پراچہ صاحب کے گھر کھانے پر حضور انور کے ساتھ بعض غیر از جماعت احباب بھی مدعو تھے - ان کے ساتھ ۱۱ بجے رات تک مختلف سوالات اور جوابات کا سلسلہ جاری رہا -

● ۲ ستمبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جنیوا سے روانہ ہو کر فرانس سے گزرتے ہوئے بذریعہ کار لکسمبرگ پہنچے - (باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید سلاری مارکیٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ہفت روزہ قادیان
مورخہ ۲۳ تبوک ۱۳۶۱ ہش

قُربانی کی حقیقی رُوح !!

عیدالاضحیہ ابو الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بے پناہ ایمانی جرأت اور عظیم ترین قربانی کی زندۂ جاوید یادگار ہے جو آپؑ نے شرک و الحاد کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں توحید کی شمع روشن کرنے اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضاجوئی کی خاطر اس کی راہ میں اطاعت و فرمانبرداری اور صبر و ثبات کا شاندار عملی مظاہرہ کرتے ہوئے پیش کی تھی۔

تاریخ شاہد ہے کہ خدا تعالیٰ کے اس جلیل القدر اور برگزیدہ مامور کو اپنے مقدس مشن کی تکمیل میں بے شمار کٹھن اور دُشوار گزار مراحل سے گزرنا پڑا۔ کبھی آپؑ کو مخالفت کے دہکتے ہوئے الاؤ میں ڈال کر آزمایا گیا! تو کبھی پیاری رفیقۂ حیات حضرت ہاجرہؓ اور اکلوتے فرزند حضرت اسمٰعیلؑ کو ریگستانِ عرب کی ایک وادیٔ غیر ذی زرع میں چھوڑ دینے کا حکم دے کر آپؑ کا امتحان لیا گیا۔ سب سے آخری اور دشوار گزار منزل وہ تھی جب عین پیری اور ضعیف العمری کے عالم میں آپؑ کو اپنے اکلوتے بیٹے حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کو راہِ خدا میں قربان کر دینے کا حکم صادر ہُوا۔ مگر قربان جائیے اس پیکرِ تسلیم و رضا کے جس کے پایۂ ثبات میں کبھی کوئی لغزش واقع نہیں ہوئی بلکہ ابتلاء و آزمائش کے ہر مشکل سے مشکل دور میں بھی خُدا تعالیٰ کا وہ محبُوب اور برگزیدہ مامُور مومنانہ صبر و ثبات اور مخلصانہ قربانی و ایثار کے ایسے بلند اور روشن مینار تعمیر کرتا چلا گیا جو چار ہزار سال گزر جانے کے باوجود آج بھی متلاشیانِ حق و صداقت کے لئے نورِ ہدایت کا کام دے رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں پورے اخلاص، وفاداری اور انشراحِ صدر کے ساتھ پیش کی جانے والی یہی وہ عظیم اور عدیم النظیر قربانیاں تھیں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محبُوب ہُوئیں۔ اور خدا تعالےٰ نے ان کی قبولیت کے دائمی نشان کے طور پر قیامت تک کے لئے تمام مُسلمانوں کو یہ حکم صادر فرمایا کہ: فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا ۔ (آل عمران: ۹۶)
تم ابراہیمؑ کے دین کی جو (خدا تعالیٰ کی طرف) جھکا رہنے والا تھا، پیروی کرو ——— نیز فرمایا:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْۤ اِبْرَاهِیْمَ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ ج (الممتحنہ: ۵)

ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں تمہارے لئے ایک بہترین عملی نمونہ موجود ہے جس کی تمہیں بہر صُورت تقلید کرنی چاہیئے !!

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے اسی اُسوۂ حسنہ کو قائم و دائم رکھنے اور اسے ہر لحظہ مُسلمانوں کے ذہنوں میں مستحضر کرنے کی غرض سے اسلام نے اپنے پنج ارکان میں فریضۂ حج کو تیسرے اہم رُکن کا درجہ دیا ہے تا ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو موحّد اور مُسلمان کہہ کر خدا تعالےٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کا دعویدار ہے ہمیشہ سُنّتِ ابراہیمی کی اِتّباع میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضاجوئی کو مقدم رکھے اور اس کی راہ میں اپنی محبوب ترین متاعِ حیات کو بھی قربان کرنے سے کبھی گُریز نہ کرے بلکہ اس کے جسم کا رواں رواں ہر آن زبانِ حال سے اس ابدی صداقت کا اقرار کرنے والا ہو کہ " اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْيَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ "۔ میری نماز اور میری قربانی، میری زندگی اور میری موت، اے میرے پروردگار! سب تیرے لئے ہیں ——— !!

حقیقت یہ ہے کہ ایامِ تشریق یعنی ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کی تاریخوں میں دی جانے والی قربانی محض ایک فرض یا ایک رسم سمجھ کر یا محض نام و نمود کی خاطر قیمتی سے قیمتی جانور خرید کر ذبح کر دینے کا نام نہیں۔ بلکہ قربانی نام ہے اُس جذبہ اور احساس کی بیداری کا جس کے تحت قربانی کرنے والا ذبح کئے جانے والے جانور کے ساتھ ہی اپنی نفسانی خواہشات کے گلے پر بھی چھُری چلاتا اور اُنہیں ہمیشہ کے لئے موت کے گھاٹ اُتار دیتا ہے۔ مامورِ زمانہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو قربانی کی اسی حقیقی رُوح سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کی اُن محبوبیوں کے جن کی طرف اس کا دِل کھینچا گیا ہے اپنے ربّ کی رضاجوئی کے لئے ذبح کر ڈالا۔ اور خواہشِ نفسانی کو دفع کیا۔ یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں اور نابود ہو گئیں اور وہ خود بھی گداز ہو گیا۔ اور اس کے وجُود کا کچھ بھی نمونہ نہ رہا اور چھپ گیا اور فنا کی تُند ہوائیں اس پر چلیں اور اس کے وجود کے ذرّات کو اس ہوا کے سخت دھکے اُڑا کر لے گئے ...... پس ہر ایک مرد مومن اور عورت مومنہ پر جو خدائے وَدُود کی رضا کی طالب ہے واجب ہے کہ اس حقیقت کو سمجھے اور اس کو اپنے مقصُود کا عین قرار دے اور اس حقیقت کو اپنے نفس کے اندر داخل کرے یہاں تک کہ وہ حقیقت ہر ذرّۂ وجود میں داخل ہو جائے اور راحت اور آرام اختیار نہ کرے جب تک کہ اس قربانی کو اپنے ربّ معبُود کے لئے ادا نہ کرے۔" (ترجمہ از عربی عبارت خطبۂ الہامیہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اندر قربانی کی اس حقیقی رُوح اور جذبہ کے بیدار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

خورشید احمد انور

عِید مُبارک

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ہر دِل پُکار دے

وہ عید جو کہ آ کے نوید بہار دے
بُلبل کو نغمہ دے اور گُل کو نکھار دے

شبنم سے صبحِ تازہ گلوں کا دھلائے مُنہ
پیاسی زمیں کو تازگیٔ نو بہار دے

باغِ جہاں کو پہلی سی رونق عطا کرے
آبِ روان و سبزہ و شیریں ثمار دے

آزادیٔ فغاں بلبلوں کو نصیب ہو
گُل اپنے روئے زیبا سے پردہ اُتار دے

بادِ خزاں کی روک کر یہ چیرہ دستیاں
پیشانیٔ وطن کو گلوں کا سنگار دے

غم کیش عندلیب کو دے ہمّتِ بلند
بے نُور چشمِ نرگس کو آنکھوں سے پیار دے

نوعِ بشر کو پیار و محبت کا دے سبق
ہر بے قرار دل کو سکون و قرار دے

ہر مومنہ کے سر پر حیا کی دے اوڑھنی
بیکس یتیم دُلہن کے گیسو سنوار دے

قُرآن کے علوم کے چشمے ہوں پھر رواں
زندہ کہنہ سے جو ثبات و وقار دے

قُربانیوں کا فلسفہ بالکل ہو آشکار
اللہ صلح جوئی کا اسب کو شعار دے

جو امن کے لئے کریں قربان مال و جان
اِسلام کو الٰہی تو وہ جاں نثار دے

شاہِ عرب کے نور سے روشن ہو کُل جہاں
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ہر دل پُکار دے

ایسی ہی عیدیں آپ کو حق بے شمار دے
ہر صبح و شام روز و شب صد ہزار دے

محتاجِ دُعا:- خاکسار عبد الرحیم راٹھور

تبرکات

سچا اور حقیقی مومن ہر آن ہدایت کی راہوں پر آگے بڑھتا اور خدا کے فضلوں کو پہلے سے زیادہ حاصل کرتا چلا جاتا ہے

اگر تم حقیقی اور سچے مومن رہو گے تو تمام شعبہ ہائے عمل میں بالادستی تمہیں ہی حاصل رہے گی!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک بصیرت افروز غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۱۹ر احسان ۱۳۶۰ ہش بمطابق ۱۹ر جون ۱۹۸۱ء بمقام مسجد احمدیہ اسلام آباد

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

"پچھلے ہفتہ چند دن بیماری میں گزرے اور آج بیماری کا اثر، ضعف اور گرمی تکلیف دے رہے ہیں۔ لیکن میں اس لئے آگیا کہ آج میں اس مضمون کو ختم کرنا چاہتا تھا جو میں نے شروع کیا ہوا ہے۔ اور جس پر میں کئی تمہیدی خطبے دے چکا ہوں۔ مضمون جو باقی رہ گیا ہے وہ خاصا لمبا ہے۔ کچھ مختصر کروں گا۔ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ اس رنگ میں اختصار ہو کہ آپ اس کی روح کو سمجھ سکیں۔

پہلی بات آج کے خطبہ میں یہ ہے کہ

مسلمان کون ہے قرآن کریم کی رو سے؟

اس کے متعلق میں چند آیات پڑھوں گا۔ جو میں نے منتخب کی ہیں بہت سی آیات میں سے۔ اور ایک آئیڈیا (IDEA) کے بعد دوسرا یعنی تسلسل آئے گا اور وہ ایک نتیجہ پر پہنچ جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سورۃ الانعام میں فرماتا ہے:-

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ (آیت: ۱۲۶)

جسے اللہ ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔ شرح صدر پیدا ہوتا ہے ـــ قرآن کریم کے محاورہ میں شرحِ صدر کا پیدا ہونا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبر کرنا ایک چیز نہیں بلکہ متضاد ہیں۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا (النحل آیت: ۱۰۷)

یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کافر کو جبراً کافر اور گمراہ کو جبراً گمراہ بناتا ہے۔ تو جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا ہے، اپنی رحمت سے ایسے سامان پیدا کرتا ہے کہ وہ اس قسم کے گند میں، گندی زلیست میں نہ پڑ جائے، اخلاقی لحاظ سے بدصحبت میں نہ چلا جائے، اس کی عادات خراب نہ ہو جائیں کہ اس کے لئے دینِ اسلام کی پابندیاں اُٹھانا سینہ میں انقباض پیدا کرنے والا بن جائے اور بشاشت کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کا نباہنا اس کے لئے قریباً ناممکن ہو جائے۔ تو جبر نہیں، رحمت ہے۔ اور اس کے باوجود یہ اعلان کیا گیا کہ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ۔ اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دینا چاہتا ہے، اسلام کے لئے شرحِ صدر پیدا کرتا ہے۔

سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (آیت: ۱۱۳)

جو بھی انشراحِ صدر کے ساتھ اپنے اسلام کا اعلان کرے۔ مَنْ اَسْلَمَ یہ اعلان کرے میں مسلمان ہوں اور اسلام کا پابند رہوں گا۔ یہاں کسی جبر کا اعلان نہیں ہوا۔ بلکہ ہر شخص نے اپنی مرضی سے، رضا کے ساتھ یہ اعلان کرنا ہے کہ میں مسلمان ہوں، مسلمان ہوتا ہوں، اسلام کی ذمہ داریاں اُٹھانے کے لئے انشراحِ صدر کے ساتھ تیار ہوں۔ تو جو خدا تعالیٰ نے

انشراحِ صدر کے سامان

پیدا کئے اس میں جبر نہیں تھا۔ حالات ایسے پیدا کئے تھے کہ اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنے کیلئے اس کے قرب کی راہوں کو اختیار کرنے کیلئے تیار ہو تو اس کا اپنا نفس اور اس کا اپنا شیطان اس کی راہ میں روک نہ بن جائے۔ فرمایا ہے کہ جو بھی انشراحِ صدر کے ساتھ اپنے اسلام کا اعلان کرے اور اعمالِ صالحہ احسن طریق پر بجا لائے فَهُوَ مُحْسِنٌ، تو اس کے رب کے ہاں اس کے لئے بدلہ مقدر ہے اور ایسے مسلمانوں کو جو خود اپنی مرضی سے بشرح صدر اسلام کی ذمہ داریاں قبول کرتے ہوں، نہ آئندہ کوئی خوف ہو گا۔ کیونکہ ان کے لئے (جیسا کہ میں آگے بتاؤں گا) بہت سی بشارات قرآن کریم نے دی ہیں اور نہ کسی سابق نقصان اور لغزش پر غمگین ہوں گے۔ کیونکہ اُن کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور مستقبل الٰہی بشارات کی خوشیوں سے معمور ہو گا۔

مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ ـــ انشراحِ صدر سے اسلام کا اعلان کیا کہ اسلام کی ذمہ داریاں میں قبول کرتا ہوں۔ اس کی تشریح اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام کی ان آیات میں کی ہے:-

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ (آیت: ۱۶۳ تا ۱۶۵)

اس سے پہلے کی آیت (جو میں نے نہیں پڑھی) کا ایک ٹکڑا یہ ہے قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ میرے رب نے صراطِ مستقیم کی طرف میری ہدایت کر دی اور انشراحِ صدر مجھے پیدا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہہ دے میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں۔ تو کہہ کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو رب بناؤں یا رب سمجھوں؟ حالانکہ وہ ہر ایک چیز کی پرورش کرنیوالا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

اس آیت کا سچا مصداق ہو تب مسلمان کہلائے گا۔
یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ۔

تدبیریں دو قسم کی ہیں

ایک دُعا کے ساتھ، ایک مادی دنیا کی جو تدبیریں ہیں۔ عمل ہے، منصوبے بنانے ہیں، ان پر چلنا ہے، ماحول ایسا پیدا کرنا ہے، گھر میں دین کی باتیں کرنی ہیں، بچوں کی ہدایت کے لئے کوشش کرنی ہے، ان کے دل میں خدا اور رسولؐ کا پیار پیدا کرنا ہے۔ اس کے لئے ایک تو دُعا ہے۔ دُوسرے تدبیر ہے۔ اُن کے کان میں باتیں ڈالنی ہیں، قرآن سُنانا ہے اُن کو۔ پڑھانا ہے ان کو وغیرہ وغیرہ۔ ہزار قسم کی تدبیر کی جاتی ہے۔ تو صَلَاتِیْ کہ میری دُعا جو ہے وہ ساری کی ساری لِلّٰہِ اللہ کی رضا کے حصول کے لئے اور اُس کے قُرب کو پانے کے لئے ہے۔ اور میری کوشش اور تدبیر بھی اسی راہ پر گامزن ہے۔

وَمَحْیَایَ — انسانی زندگی کسی ایک ٹھوس، چھوٹی سی چیز کا نام نہیں۔ ستر سالہ زندگی میں بلوغت کے بعد (سترہ، اٹھارہ سال کے بعد بیس سال نکال دو) پچاس سال کی عملی زندگی میں دن میں بیسیوں بار، شاید سینکڑوں بار بعض انسانوں کی زندگیوں میں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ زندگی کے یہ لمحات کس طرح گزارنے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو مسلمان ہے وہ یہ کہتا ہے کہ میری زندگی کی ہر کروٹ اور ہر حرکت جو اس میں پیدا ہوتی ہے اور یہ محض زندگی ہی نہیں

یہ ایک مُرکّب ہے زندگی اور موت کا

اور یہ جو مرکب ہے اس کو بیان کرنے کے لئے، اس کو واضح کرنے کے لئے اب میں انسانی جسم کی ایک مثال دیتا ہوں۔ یعنی زندگی کا ہر لمحہ جس طرح زندگی سنوارنے کی کوشش کا نام ہے، زندگی کا ہر لمحہ اسی طرح موت سے بچنے کی کوشش کا نام ہے۔

سائنسدانوں نے یہ تحقیق کی ہے

کہ جس وقت انسانی دماغ مثلاً میری اس اُنگلی کو حکم دیتا ہے کہ ہل، تو اس میں حرکت آجاتی ہے۔ تو یہ ایک بجلی کی کرنٹ ہے جو نروز (NERVES) کے ذریعہ میری اُنگلی تک پہنچتا ہے یہ حکم۔ تو کرنٹ پہنچتی ہے حکم لے کے تب یہ حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ حرکتیں نروز (NERVES) کے ذریعہ چلتی ہیں اور یہ ایک مسلسل دھاگہ نہیں جو ٹوٹا ہوا نہ ہو، بلکہ چھوٹے چھوٹے نروز (NERVES) جو ہیں وہ اس رنگ میں ہیں کہ جن میں فاصلہ ہے، بڑا خفیف سا فاصلہ، لیکن فاصلہ ہے۔ اور اس فاصلہ پر سے یہ کرنٹ بجلی کی جمپ (JUMP) کر کے گزر نہیں سکتی۔ عجیب ہے خدا تعالیٰ کا نظام۔ جس وقت نرو (NERVE) حکم لے کے اس مقام (فاصلہ) پر پہنچتا ہے وہاں پل بن جاتا ہے۔ ایک کیمیکل (CHEMICAL) آجاتا ہے جو دو نروز (NERVES) کے درمیان پل کا کام دیتا ہے اور حکم آگے چلا جاتا ہے۔ اور اس اُنگلی تک پہنچنے کے لئے اس حکم کو سینکڑوں کم از کم، شاید ہزاروں پلوں کی ضرورت ہو۔ اس قسم کے جو کیمیاوی پل ہیں، جو بنتے ہیں اور کرنٹ کو آگے لے جاتے ہیں۔ اور انہوں نے تحقیق کر کے معلوم کیا کہ جس وقت حکم گزر جاتا ہے اس پل پر سے، اُسی وقت وہ پل ٹوٹ جاتا ہے۔ اور پھر دونوں کے درمیان ایک فاصلہ آجاتا ہے۔ اور اگر نہ ٹوٹے تو اس وقت موت وارد ہو جاتی ہے۔ تو ایک حکم کو دماغ سے اُنگلی تک پہنچانے کے لئے سینکڑوں موتوں میں سے گزرنا پڑتا ہے اور انسان موت کے اس سلسلہ سے اپنے نفس کو بچالانے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے — تو مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ میری زندگی اور میری موت یہ دونوں جسمانی لحاظ سے بھی، اخلاقی اور رُوحانی لحاظ سے بھی، ایک مرکب کی شکل میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

ایک مومن کہتا ہے

کہ جس طرح میری زندگی کا ہر لمحہ، جب ایک نئی حرکت اس میں پیدا ہو، ایک نئی کوشش ہے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی اور اس کے قُرب کو حاصل کرنے کی۔ اسی طرح جب ہر لمحہ میرے سامنے اخلاقی اور رُوحانی طور پر موت شیطان لے کے آتا ہے تو میں اس موت کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کے کہتا ہوں کہ میں خُدا کا بندہ ہوں، تیرا وار مجھ پر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور اس طرح مَمَاتِیْ لِلّٰہِ موت کے سامنے آنے پر میرا ردِ عمل یہ ہے۔ اس بطن میں (قرآن کریم کے بہت سے بُطون ہیں) اور جو معنی میں بیان کر رہا ہوں، اس کے لحاظ سے ہر لمحہ زندگی میں جب انسان موت سے بچنے کی، اخلاقی اور رُوحانی موت سے بچنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ لِلّٰہِ ہے، خدا کی رضا کے لئے، اس کے قُرب کے حصول کے لئے اور انسان کے نفس کے دُشمن اور خُدا تعالیٰ کے بندوں کو بہکانے والی جو طاقتیں ہیں اس دُنیا میں شیطانی اثر و نفوذ کے ماتحت چلنے والی، ان کو ناکام کرنے کے لئے۔

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ — اور یہ میں اس لئے کرتا ہوں کہ مجھے اِس یقین پر قائم کیا گیا ہے کہ

عالَمین کی ربوبیّت

صرف اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسان کی قوتیں اور صلاحیتیں اور استعدادیں بھی اور ہر دُوسری شئے کی استعداد بھی درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہُوئے اپنے کمال کو پہنچتی ہے۔

لَاشَرِیْکَ لَہٗ — رب ایک ہی ہے جس سے میں نے ربوبیت حاصل کرنی ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔

اور مجھے اس چیز کا حکم دیا گیا ہے۔ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جب آیا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ

نوعِ انسانی میں سب سے بڑا مسلمان

میں ہوں، اسلام کو سمجھنے والا، عرفانِ الٰہی رکھنے والا، خُدا تعالیٰ کی صفات کی معرفت رکھنے والا، اسلام کے لئے زندگی اور اسلام کے لئے موت، ہر دو کیفیات میں وقف زندگی اور ردِ عمل جو موت کا ہے اس میں اپنے آپ کو وقف کرنے والا، خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اس کے قُرب کو پانے کے لئے۔ لیکن جب ہر دُوسرے آدمی کے متعلق اسے استعمال کیا جائے تو اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ کے یہ معنی ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے جو استعدادیں دی ہیں اُن کی کمال نشو و نما کے بعد جو میرا مقامِ عروج ہے، اس تک پہنچنے کی کوشش کرنے والا۔

ایک مجاہدہ ہے، ایک ہجرت ہے (چونکہ اس وقت یہ مضمون نہیں ہے، اشارے ہیں) مجاہدہ ہے ہر لمحہ جو زندگی کا ہے اس میں بھی اور مجاہدہ ہے ہر وہ موت نئی سے نئی جو انسان کے سامنے آتی اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انسان کہتا ہے کہ میں تیرا نہیں، میں خدا کا ہوں بندہ۔ اس واسطے تیرا اثر مجھ پہ نہیں ہوگا۔ تو وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰہِ اَبْغِیْ رَبًّا۔ کیا اللہ کے علاوہ میں کسی اور کو رب تسلیم کروں۔ حالانکہ میں نے مشاہدہ کیا ہے

زِندہ خُدا کی زندہ تجلیات کا

اپنے نفس میں اللہ کی عظمتوں کا ظہور دیکھا اور شناخت کیا کہ اس کے علاوہ کوئی ہستی میری ربوبیت نہیں کر سکتی۔ اور دُنیا کی ہر شئے کا جب میں نے مشاہدہ کیا میں نے یہی پایا کہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ، رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ کے علاوہ اور کوئی رب نہیں۔ جو ان کی درجہ بدرجہ ترقی کے سامان پیدا کر کے ان کو کمال تک پہنچانے والا ہو۔ تو

یہ تین باتیں

ہمیں ایک خاص مقام پہ لے گئیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا ہے یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ اس کی زندگی میں ایسے سامان پیدا کرتا ہے کہ اسلام قبول

کرنے میں انقباضِ صدر نہیں ہوتا۔ انقباض نہیں ہوتا، بلکہ انشراحِ صدر ہوتا ہے اس کو محفوظ کیا جاتا ہے ایسے ابتلاؤں سے جس کے نتیجے میں انقباض پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ اپنی مرضی اور رضا سے ہی اعلان کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوتا ہوں، ساری ذمہ داریاں قبول کرتا ہوں۔ اور زبان سے اقرار نہیں ہوتا بلکہ اس کا عقیدہ جو ہے وہ بھی اور اس کے اعمال جو ہیں وہ بھی ایسے ہیں کہ ان میں بہتر حسن پایا جاتا ہے۔

اَحْسَنَ کے معنی

عربی میں بہترین طریقے پر کسی چیز کو کرنا۔ تو وہ صحیح عقیدہ کو پہچانتا ہے اور جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس قسم کے اعمال کو پسند کرتا اور کونسے اعمال اُسے پیارے ہیں۔ پھر محض بیدلی سے وہ نہیں بجالاتا، بے رغبتی سے وہ نہیں کرتا بلکہ پوری کوشش سے جس قدر حُسن اور نور اپنے اعمال میں پیدا کر سکتا ہے وہ کوشش کرتا ہے کہ وہ حُسن اور نور پیدا ہو جائے۔ اور اس کی زندگی ایک مُسلمان کی حیثیت سے یہ ہے اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

یہ کیفیت جب ایک مُسلمان کے دِل میں پیدا ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے ہی یہ سامان پیدا کئے ہیں۔ اس کو استعداد دی۔ اس کی استعداد کو خرابی سے اور کیڑا لگ جانے سے اور شیطانی اثرات سے اور بے رغبتی سے اور جہالت سے اور بے رُخی سے اور محبتِ الٰہی کے فقدان سے محفوظ رکھا۔ اور اُن سے حقیقی اسلام کا اعلان کروایا۔ اور پھر اللہ باری تعالیٰ نے انتہائی محبت سے یہ اعلان فرمایا: ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ (الحج آیت: ۷۹) اللہ نے تمہارا نام مُسلمان رکھا ہے۔ دُنیا کے کسی انسان کو، دُنیا کی کسی حکومت کو، دُنیا کی کسی دولت کو، دُنیا کے کسی جتھے کو، دُنیا کے کسی سیاسی اقتدار کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ کہے کہ ایسے حالات کے پیدا کرنے میں میرا دخل ہے۔ اور میرے دخل کی وجہ سے کوئی مُسلمان بنتا ہے، کوئی کافر بن جاتا ہے۔

یہ خُدا تعالیٰ کا ہی کام ہے

اور خُدا تعالیٰ نے ہی یہ اعلان کیا (پچھلی آیتوں میں) کہ یہ حالات مَیں نے پیدا کئے اور ان کے مطابق مَیں اعلان کرتا ہُوں کہ مَیں نے تمہارا نام مُسلمان رکھا ہے۔ جس شخص کے کان میں یہ آواز پڑے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام مُسلمان رکھ دیا اور ساری دُنیا شور مچاتی رہے کہ وہ مُسلمان نہیں، تو کیا ردِ عمل ہوگا اس کا ساری دُنیا کے شور اور چیخ و پکار کے مقابلہ میں؟ کہے گا خدا مجھے کہتا ہے مَیں مُسلمان ہوں، تمہاری مَیں کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ پہلا نکتہ جو مَیں تفصیل سے بیان کرنا چاہتا تھا یہ ہے۔

دُوسری بات

یہ ہے کہ ہماری دُنیا میں یہی دستور ہے۔ ہمارے ملک میں بھی رہا ہے۔ مغل بادشاہ کسی کو دس ہزاری کا خطاب دے دیتے تھے۔ کسی کو آٹھ ہزاری کا، کسی کو سات ہزاری کا۔ وہ عقلمند، صاحبِ فراست لوگ تھے۔ دُنیاوی اقدار کو سمجھتے تھے۔ وہ مذاق نہیں کرتے تھے، نہ اُس شخص سے جس کو مثلاً دس ہزاری کا خطاب دیا، نہ اپنے معاشرہ سے، نہ اپنی قوم سے۔ بلکہ جسے دس ہزاری کا خطاب دیتے تھے (اور ممکن ہے بعض بچے جو ہیں وہ سمجھیں نہ کہ دس ہزاری ہے کیا چیز؟) وہ اس کو کہتے تھے کہ مَیں تجھے اجازت دیتا ہُوں کہ تم میرے لئے دس ہزار کی تعداد میں فوج تیار کرو۔ یہ حُکم دے دیا۔ دس ہزار کی فوج بادشاہ کے حُکم سے نہیں بنتی۔ یہ تو ہر ایک سمجھ جائے گا۔ اس کیلئے بہت سے سامانوں کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے کچھ تو حکومتِ وقت کے جو قوانین ہیں وہ ایسے ہونے چاہئیں جن میں دس ہزار کی فوج کی صحیح تربیت اور ٹریننگ ہو سکے۔ اور خوشحالی ہو، اطمینانِ قلب ہو اُن کے دل میں۔ اور اس کے لئے ضرورت ہے دس ہزار خاندانوں کی پرورش کرنے کی، ان کو کھانا دینے کی، اُن کو کپڑے دینے کی، اُن کی صحتوں کو قائم رکھنے کی۔ اس کے لئے ضرورت ہے دس ہزار فوجیوں کے لئے اسلحہ اور ان کے یونیفارم پر خرچ کرنے کی۔ اس کے لئے ضرورت ہے ان کے اُوپر ایسے انسٹرکٹر رکھنے کی جو ان کو تربیت دیں اور مہارت ان کے اندر پیدا کریں۔ بڑے خرچ کی ضرورت ہے۔ تو جس وقت بادشاہ سلامت کسی کو دس ہزاری کا خطاب دیتے تھے تو اس کو اتنی جائداد بھی اس حکم کے ساتھ ہی دے دیتے تھے جس کی آمد سے ایک شخص دس ہزار کی فوج بھرتی کر سکتا تھا۔ ان کی تنخواہیں دے سکتا تھا۔ اور ان کی ٹریننگ کر سکتا تھا، اُن کو اسلحہ خرید کے دے سکتا تھا، اُن کی تربیت کر سکتا تھا، اُن کو ایک ماہر فوجی بنا سکتا تھا۔ تو آپ کا خیال ہے کہ

خُدا تعالیٰ دُنیا میں اعلان کرے

کہ مَیں تمہیں مُسلمان کا دیتا ہُوں خطاب لیکن مُسلمان کیلئے جن بشارتوں کی ضرورت ہے اس کا کوئی ذکر ہی نہ کرے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ عقلاً نہیں ہو سکتا۔ تو وہ جو عقل و فراست کا منبع اور سر چشمہ ہے، اس کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ ان چیزوں کو بھول جائے گا، کیسے بھول جائے گا؟ وہ تو بھول ہی نہیں سکتا۔

تیسری بات

بشارت کے متعلق مَیں کہنا چاہتا ہُوں، قرآن کریم نے صاف اعلان کیا۔ سُورۃ البقرہ آیت ۹۸ میں ہے: ھُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ۔ کہ قرآن کریم کی جو ہدایت ہم نے دی ہے تمہارے ہاتھ میں، یہ تمہارے لئے ہدایت کی راہوں کو بھی روشن کرتی ہے۔ ایک ذمہ داری یہ تھی تاکہ بھٹک نہ جاؤ۔ اس کا سامان اس میں رکھ دیا۔ دُوسرے یہ تھی کہ دُنیا کے سارے ابتلاء انشراحِ صدر کو مکدر نہ کر دیں۔ بلکہ ہنستے کھیلتے خُدا کی راہ میں تم قربانیاں دیتے چلے جاؤ، آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ وَبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ۔ بشارتوں سے بھری ہوئی ہے۔

سُورۃ النحل میں فرمایا ہے (آیت ۹۰) وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ ہم نے

ایک کامل کتاب قرآن کریم

کی شکل میں تیرے پر نازل کی۔ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ہر ضروری چیز۔ رُوحانی، اخلاقی، ذہنی اور جسمانی ضرورتوں کو پُورا کرنے کی ہدایت اور راہنمائی اس کے اندر ہے۔ ہر ضروری چیز اس میں پائی جاتی ہے۔ ہر ضروری چیز کو کھول کر بیان کرتی ہے۔ کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں ہے یہ، کوئی ابہام نہیں ہے، کوئی اشتباہ نہیں ہے۔ بلکہ کھول کے ہر چیز کو بیان کر دیا گیا ہے۔ وَھُدًی اور زندگی کے ہر مرحلہ میں جب انسان کو ہدایت کی ضرورت پڑتی ہے۔ قرآن کہتا ہے آؤ میرے پاس، مَیں تمہیں اس راہ پر چلاؤں گا جس راہ پر چل کے تم اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کر سکتے ہو۔ وَرَحْمَۃً اور ایسی راہیں بتاؤں گا جن پر چل کے تم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو، بے شمار رحمتوں کو جیسا کہ دُوسری جگہ ذکر کیا کہ اَسْبَغَ۔ بارش کی طرح اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ایسے انسانوں پر نازل ہوتی ہیں، وُہ راہ تمہارے پر کھولی جائے گی۔ وَبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ۔ اور قرآن کریم بشارتوں سے بھرا پڑا ہے۔ اب

کامل اور حقیقی مُسلمان

جو ہے اس کو تو خدا تعالیٰ پر پُورا بھروسہ ہے کہ جو اس نے مجھے بشارتیں دی ہیں وہ میری زندگی میں پورا کرے گا۔ یہاں پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے ہمارے دماغ میں کہ ناٹ مُسلم (NOT MUSLIM) قرار دینا تو آسان ہے لیکن ان بشارتوں کو کسی شخص کی زندگی میں ظاہر ہونے سے روک دینا جو مُسلمان کو دی گئی ہیں، یہ تو ناممکن ہے، سوائے اللہ کے کوئی کر نہیں سکتا۔ اس لئے اس سے ایک نتیجہ یہ بھی نکلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے بشارتیں دی ہیں۔ وہ مالکِ کُل اور قادرِ مطلق ہے۔ اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس نے حقیقی اور سچے مُسلمانوں کو جو بشارتیں دی ہیں، ہو ہی نہیں سکتا کہ پُوری نہ ہوں۔ یقیناً پوری ہوں گی ان کی زندگی میں۔

اب اس کی تفصیل کہ وہ بشارتیں کیا ہیں؟ مومن مُسلم کو اللہ تعالیٰ نے کیا بشارتیں

دیں؟ مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا پچھلے خطبوں میں کہ یہ جو جنّتیں اور اُن کی کیفیات اور ان کے حُسن اور ان کی زندگی کا اطمینان اور خوش حالی، وہ ذکر نہیں کروں گا اپنے خطبات میں، بلکہ جو

اللہ تعالیٰ کا ایک مومن مسلمان سے سُلوک

قرآن کریم میں بیان ہُوا ہے صرف وہ سُلوک جو ہے وہ مَیں بیان کروں گا۔

مَیں نے فاسق فاجر کے متعلق کہا تھا کہ

وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ (الرعد آیت: ۱۵)

قرآن کریم نے اعلان کیا کہ جو مومن و مُسلم نہیں اُن کی دُعا اور چیخ و پُکار ضائع ہو جاتی ہے، قبول نہیں کی جاتی۔ مومن کے متعلق کیا کہا؟ مومن کے متعلق یہ کہا اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ (البقرہ آیت: ۱۸۷) جو میرے بندے بن جائیں، حقیقی معنی میں میرے ہو جائیں تو ان کے دِل میں تڑپ ہو گی کہ قُربِ الٰہی انہیں حاصل ہو۔ اور دُعائیں ان کی اللہ ہی کے فضل سے قبول ہوں۔ پس قرآن کریم نے فرمایا کہ میں تمہاری شہ رگ سے بھی قریب ہُوں۔ قرآن کریم نے یہ بھی فرمایا کہ میں تمہارے اپنے نفوس اور تمہارے رشتہ داروں سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہوں۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ (البقرہ آیت: ۱۸۷)۔ جو پکارے گا مجھے، مومن اور مُسلم اُس کو مَیں جواب دُوں گا۔ اور ان کو بھی چاہیئے کہ ایمان پر قائم ہوں اور میرے حُکم کو قبول کریں۔ یعنی سچے مومن رہنے کی، سچے مُسلمان بننے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہیں تاکہ قبولیتِ دُعا کے نتیجہ میں ہدایت پر اور زیادہ پختہ ہو جائیں۔

یہ ہدایت کوئی ایسی ٹھوس چیز نہیں کہ جو بس ایک دفعہ مل گئی، ایک جیسی حالت میں مل گئی اور ختم ہو گیا معاملہ۔ بلکہ اس ساری زندگی میں بھی ہدایت ہیں، قربِ الٰہی ہیں خدا تعالیٰ کے پیار کے حصُول ہیں، اس کی رضا کی جنتوں کا جو تخیل ہے کہ آدمی کو اس کی رضا کی جنتیں حاصِل ہو جاتی ہیں،

ہدایت اور جزاء

ایک جگہ ٹھہرتی نہیں۔ بلکہ ہر آن، ہر روز، ہر مہینے میں اس میں زیادتی ہونی چاہیئے اور جو سچا اور حقیقی مومن ہے وہ ہدایت کی راہوں پر ہر آن آگے بڑھتا اور ہر آن خدا تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے زیادہ حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مرنے کے بعد جس جنت کا وعدہ دیا گیا ہے اس میں عمل کوئی نہیں۔ قرآن کریم کی آیات اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہمیں بتا رہی ہے کہ عمل ہے وہاں بھی۔ لیکن امتحان نہیں۔ جو عمل ہے اس کی جزا ملے گی۔ وہاں یہ خطرہ نہیں ہے کہ امتحان میں کوئی شخص فیل ہو جائے گا اور جنت سے نکال دیا جائے گا۔ یہ خطرہ نہیں ہے۔ اطمینان کی زندگی ہے۔ خدا کا پیار جو ہے وہ ہر روز بڑھتا چلا جائے گا۔

یہاں تو یہی کہا گیا تھا، جو دُعا کرنے والا مجھے پکارے اس کی دُعا قبول کرتا ہُوں۔ یہاں یہ نہیں کہا گیا تھا کہ ہر مُسلمان مومن کو ضرور مجھے پُکارنا چاہیئے۔ ایک اُصول بیان کیا۔ سُورۃ المؤمن میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

اُدْعُوْنِىْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المؤمن آیت: ۶۱)

دُعائیں کرو مجھ سے، پُکارو مجھے۔

یہاں حُکم دیا ہے

اور اتنا زور دیا ہے دُعا کرنے پر کہ مومن مُسلمانوں کو کہا کہ تم یہ نہ سمجھنا کہ تم میرے حضور جو عمل پیش کر رہے ہو وہ ضرور قبول ہو جائیں گے۔ نمازیں پڑھ رہے ہو، زکوٰۃ دے رہے ہو، دُوسرے نیک اعمال کر رہے ہو مگر

مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّىْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ (الفرقان: ۷۸)

اگر تم دُعا نہیں کرو گے تمہارے دُوسرے اعمال بھی قبول نہیں کیے جائیں گے اللہ تعالےٰ تمہاری پرواہ کیا کرتا ہے۔ ——— تو وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ کے مقابلے میں مومن کو یہ بشارت دی گئی کہ خدا دُعائیں قبول کرتا ہے۔ پھر انذاری پہلو مومن کے سامنے رکھا گیا کہ اگر دُعا نہیں کرو گے، خدا تمہاری پرواہ نہیں کرے گا۔ اور ان دو چیزوں کے بعد حکم دیا گیا اُدْعُوْنِىْ دُعا کرو مجھ سے، مَیں قبول کروں گا۔ یہ پہلی بشارت ہے جو بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ کے ماتحت ملی۔

دُوسری بشارت

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ہمکلام ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے کھول کر بیان کر دیا کہ جو مومن مسلم ہیں، وحی کا دروازہ اُن پر کبھی بند نہیں کیا جائے گا۔ اس مسئلے کو سمجھانے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک اور اعلان کیا ہے اور وہ اعلان یہ ہے کہ یہ کائنات جو ہے اس کی حیات (انسان کے علاوہ کائنات کی حیات) مثلاً درخت ہے۔ مثلاً پانی ہے۔ مثلاً ہیرا ہے۔ وغیرہ وہ بھی زندہ ہیں نا! اور وہ مر بھی جائیں گے ایک وقت آئے گا ایسا۔ تو ان کے متعلق بھی یہ کہا ہے کہ ہر آن وہ میری وحی کے محتاج ہیں۔ ایک چھوٹی سی جان ہے شہد کی مکھی۔ خدا کہتا ہے اور قرآن کریم میں آیا ہے۔ عیسائی یا دہریہ ریسرچ نے یہ ثابت کیا کہ بعض ایسے دِن اس کی زندگی میں آتے ہیں کہ اڑھائی ہزار دفعہ ایک دن میں اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔ وحی کا لفظ قرآن کریم نے استعمال کیا ہے۔ اور یہ کیوں بتایا ہمیں، کیا اس لئے کہ ہم کتوں اور سؤروں اور شہد کی مکھیوں سے بھی زیادہ ذلیل ہیں؟ نہیں۔ بلکہ اس لئے بتایا کہ انسان جو خدا کے قُرب کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ اُسے غیر انسانوں کی نسبت وحی کی زیادہ ضرورت ہے۔ ان کے لئے ہم نے دروازے بند نہیں کئے، تمہاری ترقیات میں روک پیدا کرنے کیلئے تم پر وحی کا دروازہ کیسے بند کر دیں گے؟

تو دوسری بشارت جو مومن کو دی گئی یہ ہے، اللہ تعالیٰ اُن سے ہمکلام ہوتا ہے۔ لیکن ہم بھی بچّے [illegible] کے ذہن کے مطابق بات کرتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ تو سرچشمہ اور [illegible] ہے فراست اور عقل اور ذہانت کا۔ وہ بچے سے اس کی زبان میں ہی بات کرتا ہے۔ [illegible]ء میں اس چیز نے اتنا اطمینانِ قلب پیدا کیا جماعت میں، ہر روز مَیں پانچ، سات، آٹھ، نو گھنٹے ملاقات کرتا تھا صرف ان کو مسائل ہدایت بتانے کے لئے۔ بیسیوں بچے مختلف احمدی جماعتوں کے میرے سامنے بیٹھے ہوتے تھے۔ مَیں اُن سے پُوچھتا تھا کہ کسی کو سچی خواب آئی؟ قریباً سارے بچے کھڑے ہو جاتے تھے۔ کتنا بڑا احسان کیا ہے خدا تعالےٰ نے جماعت احمدیہ پر کہ جو مُسلمان کی علامت تھی، اُن کی زندگیوں میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ان چند مہینوں میں پُوری ہوئی۔ تو دُوسری بشارت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ دی، اللہ ان سے ہمکلام ہو گا۔ وحی کا دروازہ بند نہیں کیا جائے گا۔ اور

تیسری چیز

یہ کہ خدا تعالیٰ کی آنکھیں، وہ کبھی غضب نہیں دیکھیں گے۔ بلکہ پیار پائیں گے۔ یہ ایک رُوحانی کیفیت ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد تو اس کو اچھی طرح پہچانتے ہیں۔ یہ ایک علامت بشارت کے طور پر مُسلم مومن کو دی گئی ہے۔

چوتھی بشارت

یہ دی گئی کہ اللہ تعالیٰ اُن سے مطہّرین والا سلوک کرے گا۔ اور مطہّرین والا سلوک یہ ہے کہ قرآن کریم کے مخفی اور چھپے ہوئے بطون جو ہیں اور وہ حقیقتیں جو عمیق اسرار کہلاتی ہیں، وہ مومن مُسلمان پر اپنی استعداد کے مطابق ظاہر کی جائیں گی، کھولی جائیں گی۔ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ: ۸۰)

اور

پانچویں یہ بشارت دی گئی ہے

کہ اَے مُسلمانو اور مومنو! اللہ تعالیٰ کافروں کو تم پر کبھی غلبہ نہیں عطا کرے گا۔ بہت بڑی بشارت ہے۔ لیکن یہ بشارت کا ایک رُخ ہے اور دُوسرا رُخ اس کا یہ ہے (اور یہ ہے ویسے بڑی اہمیت والا اس واسطے میں نے اس کو لیا ہے) اس کی تفصیل یہ ہے کہ مومنوں اور مسلمانوں کے راستہ کی تمام روکیں دُور کر دی جائیں گی۔ اور ان کے خلاف وہ تمام منصوبے ناکام بنا دیئے جائیں گے

جو اُن کے مخالف بنائیں گے

جماعتِ احمدیہ کی ترانوے سالہ زندگی

اِس پر گواہ ہے یہ نہیں کہ ہم آرام سے بیٹھے اور یہ نہیں کہ قرآن کریم کا یہ اعلان کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ ایمان کا دعویٰ کرنا کافی ہے یہ درست نہیں، یہ ہمارے حق میں درست ہو گیا۔ نہیں۔ ایک کے بعد دوسرا، دوسرے کے بعد تیسرا، تیسرے کے بعد چوتھا، ترانوے سال میں ترانوے نہیں، ترانوے ہزار سے بھی زیادہ منصوبہ بنایا گیا جماعت کے خلاف اور روکیں پیدا کی گئیں ترقی کی راہ میں لیکن ایک کے بعد دوسری روک، دوسری کے بعد تیسری روک، ہزاروں روکیں جو سامنے آئیں ان سب کو خدا تعالیٰ نے دور کر دیا اور سارے منصوبے جو جماعت کو ناکام کرنے کے لئے یا جماعت کو نابود کرنے کے لئے بنائے گئے اللہ نے ان کو ناکام کر دیا۔ ان کا دور ہماری ابتدائی زندگی سے شروع ہے جب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اکیلے تھے دنیا میں ایک شخص آپ کو قتل کر کے جماعت احمدیہ کو نابود کر سکتا تھا۔ کر سکتا تھا یا نہیں۔ خدا تعالیٰ نے "وہ ایک" نہیں پیدا کیا۔ پھر جب آپ کے گرد ہزاروں ہو گئے تو بیسیوں ہزار ان کو نابود کر سکتے تھے اگر ایک دس کی نسبت بھی رکھی جائے تو جو چار ہزار قرآن کریم کی بشارت کے مطابق چالیس ہزار کے اوپر بھاری تھا لیکن ایک لاکھ قرآن کو نابود کر سکتا تھا وہ لاکھ نہیں پیدا ہوا۔ پھر وہ چھوٹے سے علاقے میں، پھر پنجاب میں، پھر ہندوستان میں، پھر یہ جماعت ساری دنیا میں پھیل گئی اور وعدہ یہ ہے کہ اگر ساری دنیا کے سارے عیسائی، سارے یہودی، سارے بدھ مذہب والے، سارے بت پرست سارے دہریہ، سارے اشتراکیت کے قائل اور دوسرے مذاہب والے اکٹھے ہو کر جماعت احمدیہ کو نابود کرنا چاہیں گے، ناکام ہوں گے یہ خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے ترانوے سال میں ہماری آنکھوں نے اکثر بشارت کو اپنی زندگی میں پورے ہوتے دیکھا ہے

چھٹی بشارت

یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ (آل عمران : ۱۳۹) یہ کھول کر باتیں بیان کی گئی ہیں۔ قرآن کریم ہدایت ہے۔ موعظہ ہے، نصیحت ہے متقیوں کے لئے اس لئے ہم تمہیں یہ کہتے ہیں کہ اپنے رب پر کامل توکل رکھو اور پورا یقین رکھو اور کمزوری نہ دکھاؤ اور غم نہ کرو، پورا توکل ہو گا اگر تمہارا، اگر تم تقویٰ پر قائم رہو گے، اگر تم ایمان اور اسلام کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہو گے، اگر تم حقیقی اور سچے مومن رہو گے تو تمام شعبہ ہائے زندگی میں بالادستی تمہیں ہی حاصل رہے گی۔ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کا تعلق محض میدانِ جنگ سے نہیں یہ تو ایک وقت میں مجبور ہو گیا تھا۔ اسلام تلوار میان سے نکالنے کیلئے۔ جب کفر نے تلوار میان سے نکالی اور نابود کرنا چاہا تو خدا تعالیٰ نے کہا کہ اگر تم تلوار کا معجزہ دیکھنا چاہتے ہو چلو ان ٹوٹی ہوئی تلواروں سے ہم قدرت کا نشان دکھا دیتے ہیں اور دکھا دیا لیکن اَعْلَوْنَ یعنی بالادستی تمہاری ہے۔ یہ تو نہیں کہا فلاں شعبہ زندگی میں۔ اس واسطے تمام شعبہ ہائے زندگی میں بالادستی تمہیں حاصل رہے گی اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ یہ شرط لگائی ہے۔ بڑی ضروری شرط ہے پہلے بھی بیان میں نے کیا ہے اس کو۔

تو یہ چھ بشارتیں قرآن کریم سے میں نے اٹھائی ہیں ویسے بہت بشارتیں ہیں قرآن کریم میں اور اب میں ختم کرتا ہوں اور بہت بہت ہی لطف دیتی ہیں یہ آیتیں۔

سورۃ السجدۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا کَمَنْ کَانَ فَاسِقًا (آیت : ۱۹)

مومن اور فاسق ہرگز برابر نہیں ہو سکتے میں نے 'فاسق' کافر ظالم کے لئے بتایا تھا تاکہ اللہ تعالیٰ کا ان کے ساتھ کیا سلوک ہے۔ مومنوں کا بھی بتایا تھا اس آیت میں یہ ہے کہ تم یہ اچھی طرح یاد رکھو، پلے باندھ لو کہ خدا کا سلوک مومن اور کافر سے ایک سا

جیسا نہیں ہو گا۔

بڑا عجیب اعلان ہے

مومن اور فاسق میں اللہ تعالیٰ نے ایک نمایاں فرق پیدا کیا ہے اور قرآن کریم نے اسے بیان کر دیا جس کی بعض مثالیں میں نے آپ کے سامنے رکھیں، یہ ایک آیت ہے۔ سورۃ القلم میں تین آیتیں ہیں بڑی عظیم بڑا عظیم اعلان ہوا ہے ان میں اس پر میں مختصر اس خطبے کو ختم کروں گا۔

سورۃ القلم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ○ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ کَالْمُجْرِمِیْنَ ○ مَا لَکُمْ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ ○

(آیت نمبر ۳۵ تا ۳۷)

یقیناً متقیوں کے لئے اپنے رب کے پاس نعمت سے پُر باغات ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا ہم مسلمانوں سے مجرموں کا سلوک کریں گے؟ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ کَالْمُجْرِمِیْنَ مَا لَکُمْ تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ تم کیا فیصلہ کرتے ہو؟ کیا تمہاری مجلس کا فیصلہ یا تمہارے اپنے فیصلے ہمیں اس بات پر مجبور کریں گے (کَیْفَ عربی میں تہدید کیلئے بھی آتا ہے یہ ڈرانا کہ تمہیں سزا دیں گے تمہارے اس فعل پر کَیْفَ یہاں بھی تہدید کے لئے) تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ کیسے فیصلے کرتے ہو تم؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہاری مجلس کا فیصلہ یا تمہارا کوئی حکم جو ہے اس کے نتیجہ میں ہم مجرموں کے حق میں ان کی اپنی دعاؤں کو قبول کر لیں گے اور جو مسلمان ہیں ان کی دعاؤں کو رد کر دیں گے اس فیصلہ کے بعد؟ ہم دعائیں سچے اور حقیقی مسلمان ہی کی قبول کریں گے تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ کیسا فیصلہ کرتے ہو تم؟

کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہارے اس فیصلہ کے نتیجہ میں ہم ان سے جنہیں ہم حقیقی اور سچا مسلمان پائیں گے ہمکلام نہیں ہوں گے ان پر وحی کا دروازہ بند کر دیں گے کیونکہ تم نے ایک فیصلہ کر دیا ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ جو میرے فدائی اور جاں نثار ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ میرے لئے وقف کر چھوڑا ہے، وہ میری آنکھوں میں پیار کی بجائے غصہ دیکھیں گے؟ نہیں وہ میری آنکھوں میں تمہارے فیصلوں کے باوجود اور تمہارے فیصلوں کے بعد بھی پیار ہی دیکھیں گے، پیار ہی پائیں گے اور اطمینانِ قلب انہیں حاصل ہو گا تمہیں ہو کیا گیا ہے کیسا فیصلہ کرتے ہو؟

کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہارے اس فیصلہ کے بعد قرآن کریم کے چھپے ہوئے اسرار جو ہیں وہ اپنے مسلمان بندوں پر ظاہر نہیں کریں گے تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ کیسا فیصلہ کرتے ہو۔

کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہارے اس فیصلہ کے بعد ہمارا یہ منصوبہ کہ آج کے زمانہ میں ساری دنیا میں اسلام کو، اسلام کے حسن اور اسلام کے نور کو ظاہر کر کے غالب کریں، اس منصوبہ کو چھوڑ دیں گے اور جو ہمارے مطہر بندے ہیں ان پر قرآن کریم کے علوم کے دروازے بند کر دیں گے؟ تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ کیسا فیصلہ کرتے ہو تم؟

کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہارے اس فیصلہ کے بعد ہم اپنے اس فیصلہ کو بدل دیں گے کہ مومنوں اور مسلمانوں پر کافروں کو غلبہ ملے گا اور ہم تمہارے فیصلے کے پیچھے چلیں گے اور غلبہ کافروں کو دیں گے اور ناکامی مومنوں کو دیں گے ایسا تو نہیں ہو گا مَا لَکُمْ تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ کس قسم کے فیصلے کرتے ہو تم؟

کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تمہارے اس فیصلہ کے بعد جو ہمارے پیارے، ہمارے مقرب، ہماری رضا کی راہوں پر چلنے والے، ہر آن اس فکر میں رہنے والے کہ ہم ان سے راضی ہو جائیں، اعمال ایسے بجالانے والے قربانیاں دینے والے جو ان کی سمجھ کے مطابق ہماری ہدایت اور روشنی کے نتیجہ میں ہمیں خوش کرنے والے ہیں ان کے نتیجہ میں ان کی زندگی کا ہر پہلو بالادستی کا پہلو ہے اپنے اس بنیادی فیصلے کو تمہاری خاطر چھوڑ دیں گے؟ مَا لَکُمْ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ تمہیں ہو کیا گیا ہے۔ تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟

اخبار بدر کی توسیع اشاعت آپکا قومی فریضہ ہے!

کوپن ہیگن (ڈنمارک) کے اخبارات میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد اور مصروفیات کا تذکرہ

روزنامہ اکتو بلیٹ کوپن ہیگن ۲ر اگست ۱۹۸۲ء

کوپن ہیگن میں ایک عظیم خلیفہ

اسلامی احمدیہ تحریک کے بلا شبہ با اثر راہنما جس کے اراکین کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ ہے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے (حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام۔ ناقل) کے بعد چوتھے خلیفہ کی حیثیت سے اپنا منصب سنبھالا ہے آپ سفرِ یورپ پر تشریف لائے ہوئے ہیں اور کل کوپن ہیگن کو حضور کے دورہ کا شرف حاصل ہوا۔

ھویدور HAVIDVRE کی مسجد میں آپ نے اس اسلامی تحریک کے متعلق باتیں بتلائیں۔ ڈنمارک میں اس تحریک کے ۲۰۰ ممبر ہیں جن میں زیادہ تعداد پاکستانیوں کی ہے ڈینش افراد اب زیادہ تعداد میں اس جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

اس فرقہ کو عیسائی مسلمان کہنا چاہیئے اگرچہ احمدی اس اصطلاح کو پسند نہیں کرتے احمدیہ تحریک کے افراد مسیح اور موسیٰ علیہ السلام دونوں کو تشریعی نبی مانتے ہیں۔

(نوٹ از مترجم۔ یہ غلط ہے جماعت احمدیہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تو تشریعی نبی مانتی ہے مگر حضرت مسیح علیہ السلام کو موسوی شریعت کے تابع نبی خیال کرتی ہے)

جماعت احمدیہ نے اپنے پیغام کی بنیاد دو الہامی کتابوں قرآن کریم اور توراۃ پر رکھی ہے۔ اسلام کی تعلیم پر اکثر ممالک میں جس طرح کا عمل ہو رہا ہے یہ تحریک اس سے متفق نہیں … اس تحریک کی تعلیم کے اعتقاد کے مطابق قرآن شریف کی رو سے عورتوں اور مردوں کے حقوق مساوی ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کو یہ پورا حق حاصل ہے کہ وہ تجویز شادی کو قبول کرے یا انکار کرے اور اسے پورا حق حاصل ہے کہ وہ مہر اور ورثہ میں ملی ہوئی املاک جس طرح اس کا جی چاہے استعمال کرے تاہم مرد کو نسبتی فوقیت حاصل ہے۔

ھویدور HAVIDVRE کی خوبصورت مسجد کی تعمیر کے لئے ڈنمارک کی عورتوں نے روپیہ اکٹھا کر کے دیا تھا۔

روزنامہ بی ٹی کوپن ہیگن ۱۳ر اگست ۱۹۸۲ء
وودوا میں تم خلیفہ ہر روز نہیں دیکھو گے

اس ہفتہ اسلامی احمدیہ موومنٹ کے پچیس تیس ہزار افراد وودوا کی مسجد میں اپنے سربراہ کا چہرہ دیکھنے کی غرض سے جمع ہوئے جو حضرت مسیح موعود کے چوتھے خلیفہ ہیں منگل کے دن سے وہ مسجد کے قریب زرد رنگ کی اینٹوں کے گھر میں کوپن ہیگن کے مسلمانوں کے روحانی امام کے ساتھ رہے ہر روز تو کوئی خلیفہ سے ملاقات نہیں کرتا بالخصوص جبکہ قومی عبادتگاہ کا وہ ممبر جس میں آغا جرتی نہ ہو لیکن کل رات نہایت ہی دلکش اور خداداد قابلیت کے مالک شخص جسے خوش طبعی کا ملکہ بھی حاصل ہے کی صحبت میں رہنے کے لئے زائرین کے لئے ۱۵ منٹ منظور تھے۔ مگر ۱۵ کی بجائے ۴۵ منٹ صحبت میں رہے یہ میٹنگ اصل میں تہ خانہ کے ایک میٹنگ روم میں ہونی تھی جہاں مقامی مسلمانوں نے میز کے قریب ٹیپ ریکارڈر رکھے ہوئے تھے تاکہ میٹنگ میں شامل ہونے والوں کے درمیان جو گفتگو ہو ریکارڈ کر لی جائے لیکن ہوا یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح مسجد کے دالان میں تیرہ میں سے دو افراد کے ساتھ چلے گئے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی عمر ۵۳ سال ہے انہیں دو ماہ قبل خلیفہ چنا گیا یہ وہ عہدہ ہے جس پر وہ اپنی وفات تک فائز رہیں گے یہ احمدیہ جماعت کے بانی کے پوتے ہیں۔ جو ایک کروڑ مسلمانوں کے سربراہ منتخب ہونے کے بعد پہلے بڑے سفر پر نکلے ہیں۔

یہ اوسلو اور گوٹن برگ کی مساجد کا معائنہ کرنے کے بعد یہاں آئے ہیں اور اب یورپ میں جنوب کی جانب مساجد کا دورہ کریں گے ان کا یہ دورہ اٹلی کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے اور سپین کی مسجد کا افتتاح کرنے کے بعد ختم ہو جائے گا۔

خلیفہ صاحب اپنی اہلیہ صاحبہ اور چھوٹی بچیوں کے ہمراہ کوپن ہیگن میں ہیں۔ جہاں پہلے ۱۹۶۸ء میں ایک مبلغ کی حیثیت سے آئے تھے۔ اس وقت ان کے ہمراہ دو بڑی لڑکیاں تھیں جن کی اب شادیاں ہو گئی ہیں یہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ پاکستان کے شہر ربوہ میں رہتے ہیں جو جماعت احمدیہ کا مرکز ہے اور ہندوستان اور پاکستان کی ۱۹۴۷ء میں تقسیم کے وقت ایک صحرا میں تعمیر ہوا تھا۔ خلیفہ بننا ایک بہت بڑا بوجھ ہے اور بڑی ذمہ داری ہے یہ کام مشکل اس لئے ہے کہ میں براہ راست خدا تعالیٰ کو جواب دہ ہوں ہمارا کام صرف یہ نہیں ہے کہ ہمارے اپنے آدمی اسلام پر قائم رہیں بلکہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم ہر ایک کو اس میں داخل کریں تاکہ وہ تباہی سے بچ جائیں خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ اسلام تمام لوگوں کو متحد رہنے کا آخری موقع بہم پہنچاتا ہے خلیفہ صاحب بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہماری جماعت میں کوئی مسلمان ایسا نہیں جو تعلیم یافتہ نہ ہو اور یہ کہ تعلیم کا معیار بہت بلند ہے اور خواتین میں یہ معیار کم نہیں ہے۔

میری بیوی کالج میں داخل ہوئی تھی پھر ہماری شادی ہو گئی اور انہوں نے گھر کو سنبھالنے اور بچوں کی تربیت کرنے کی کافی ذمہ داریاں سنبھالی ہوئی ہیں۔

جب سے میں خلیفہ بنا ہوں ان کے کام میں مصروفیت بڑھ گئی ہے۔

خلیفہ صاحب نے بتلایا کہ ہمارے پاکستان کے مرکز میں تقریباً ایک ہزار کارکن کام کرتے ہیں۔

خلیفہ صاحب ۳ بجے صبح اٹھتے ہیں پہلی نماز ۴ ½ بجے پڑھتے ہیں پھر ۲ گھنٹے سونے کے بعد ۷ بجے اٹھتے ہیں انہیں ۷۰۰ خطوط روزانہ وصول ہوتے ہیں ان سب کو پڑھا جاتا ہے اور ان کے جواب لکھے جاتے ہیں کام کرنے کے اوقات آدھی رات تک چلتے ہیں اور انہیں ہفتہ میں سات دن کام کرنا پڑتا ہے ان کی تنخواہ ۱۰۰۰ کرونر ماہوار ہے یہ ایک ایسے حساب میں جمع ہوتی ہے جو تحریک کی ترقی پر خرچ کیا جاتا ہے۔ خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے انہوں نے اتنی آمدن پیدا کر لی تھی جو انہیں بقیہ عمر کے لئے کافی ہے یہ آمدن ایسے فارم کھیت سے پیدا ہو رہی ہے جس کے چھ بھائی اور بہنیں حصہ دار ہیں خلیفہ صاحب ایک بار عنابی پگڑی پہنتے ہیں جس پر سنہری رنگ کی تاریں ہیں وہ سفید کپڑے پہنتے ہیں اور لمبا کوٹ پہنتے ہیں یہ کوٹ ایسی اون سے بنا ہوا ہے جو رنگی ہوئی نہیں جوتیاں براؤن رنگ کی اور آسمانی رنگ کی جرابیں پہنے ہوئے ہیں شاید یہ فیشن کے مطابق نہیں ہیں۔

ایک سوال یہ تھا کہ کیا خلیفہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ پگڑی پہنے انہوں نے جواب میں کہا نہیں۔ میں نے یہ اس لئے پہنی ہے تاکہ آپ سے مل سکوں نیز اس لئے کہ اس انٹرویو کے معاً بعد مجھے مسجد میں ایک میٹنگ میں تقریر کرنا ہے۔ میں نے ابھی ابھی اپنے سر کو ہوا پہنچائی حقیقت یہ ہے کہ مجھے پگڑی پہننے کا شوق نہیں۔

KRISTELIGHT DAGBLAD

(مسیحی روزنامہ) کوپن ہیگن کے ۱۴ر اگست ۱۹۸۲ء کے شمارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کوپن ہیگن میں ورود مسعود کی خبر مندرجہ ذیل الفاظ میں شائع ہوئی

نئے خلیفہ کا ورودِ مسعود

دنیا بھر میں پھیلی ہوئی احمدیہ موومنٹ کے سربراہ فرماتے ہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کشمیر میں وفات پائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے تھے کوئی سچا نبی صلیب پر نہیں مرتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا تھا جب ان کے زخم مندمل ہو گئے تھے تو وہ افغانستان اور کشمیر میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں گئے بائبل کی رو سے یہ وہ بات تھی جس کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پہلے سے پیشگوئی کر رکھی تھی اگر وہ ایسا نہ کرتے اور بھیڑوں کی تلاش میں نہ جاتے تو جھوٹے ٹھہرتے۔

یہ احمدیہ موومنٹ کے نئے خلیفہ ہیں جنہوں نے یہ بات نہایت سنجیدگی اور یقین کے ساتھ پچھلی جمعرات کو نصرت جہاں مسجد وودوا میں اپنے متبعین کے کثیر گروہ کو کہی یہ نئے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ہیں جو دنیا بھر کے ایک کروڑ احمدیوں کے سربراہ ہیں تھوڑا ہی عرصہ ہوا خلیفہ چنے گئے۔ احمدیت کی بنیاد ۹۳ سال پہلے حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے رکھی تھی ۱۸۸۹ عیسوی میں حضرت احمد نے یہ اعلان کیا کہ انہیں الہام ہوا کہ وہ موعود مسیح اور امام مہدی ہیں جن کا کام اسلام کا احیاء ہوگا اور جس کی آمد کی خبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

وادئ کشمیر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی اہم جماعتی مصروفیات

٭ ٹاؤن ہال اسلام آباد میں پُروقار استقبالیہ تقریب ٭ مختلف مقامات پر منعقدہ تبلیغی اور تربیتی جلسوں سے بصیرت افروز خطابات ٭ سرینگر میں کامیاب پریس کانفرنس

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد و مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغین سلسلہ

مورخہ ۱۵/۸/۸۲ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور جملہ مرکزی نمائندگان اری پاریگام سے مرزآباد تشریف لے گئے جہاں مکرم عبدالاحد صاحب احمدی کے مکان پر معززمہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی بعدہٗ یہ روحانی قافلہ کھنہ بل روانہ ہوا جہاں مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب کے مکان پر تمام اراکینِ وفد کے قیام و طعام کا انتظام تھا۔

مورخہ ۱۶/۸/۸۲ کی صبح محترم صاحبزادہ صاحب تمام ارکانِ قافلہ کے ہمراہ مکرم سید عبدالماجد صاحب رضوی کے مکان پر تشریف لے گئے ازاں بعد آسنور و رشی نگر کے لئے روانہ ہوئے۔

پُروقار استقبالیہ تقریب

مورخہ ۱۸/۸/۸۲ کو بوقت ساڑھے چار بجے شام محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے اعزاز میں مکرم محمد سلیم صاحب زاہد قائد مجلس اسلام آباد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز اور خاکسار محمد ایوب ساجد کے زیرِ انتظام ٹاؤن ہال اسلام آباد میں ایک پُروقار استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں ضلعی حکام، معززین شہر اور اخبار کے نمائندگان بھی مدعو تھے۔ ٹاؤن ہال کو اندر اور باہر سے جلی حروف میں لکھے ہوئے خوبصورت قطعات اور رنگین جھنڈیوں کے ذریعہ آراستہ کیا گیا تھا۔ ٹاؤن ہال کے صدر دروازے پر ایک شامیانہ لگایا گیا جس سے متلاشیانِ حق و صداقت نے بھرپور استفادہ کیا۔

حسب پروگرام ٹھیک ۴½ بجے شام محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اراکینِ وفد کے ہمراہ بذریعہ کار ٹاؤن ہال تشریف لائے جہاں دو رویہ قطار در قطار کھڑے سینکڑوں احباب نے فلک شگاف نعروں کے ساتھ آپ کا استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے بعدہٗ آپ ہال کے اندر تشریف لے گئے جہاں سینکڑوں کی تعداد میں موجود غیر از جماعت احباب آپ کے منتظر تھے۔

ٹھیک پونے پانچ بجے استقبالیہ تقریب کی کارروائی زیرِ صدارت محترم صاحبزادہ صاحب موصوف مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی نظم خوانی سے شروع ہوئی سب سے پہلے مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ سرینگر نے حاضرین کو مہمانانِ کرام اور قیام جماعت احمدیہ کے اغراض و مقاصد سے متعارف کیا بعدہٗ مکرم میر عبدالرحمٰن صاحب قائد علاقائی نے محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا ازاں بعد اجلاس سے مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے اردو میں اور مکرم عبدالرشید صاحب آف نائیجیریا نے انگریزی میں خطاب کیا۔ مؤخر الذکر خطاب کا اردو ترجمہ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے کیا۔ بعدہٗ مکرم غلام نبی صاحب ناظر یاری پورہ نے اپنا ایک منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ آخر میں اس تقریب کے مہمانِ خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حاضرین سے ایک رُوح پرور خطاب فرمایا آپ نے بعثت انبیاء سے متعلق خدا تعالیٰ کی دائمی سنت کا ذکر کرنے کے بعد موجودہ زمانہ میں الٰہی نوشتوں اور سابقہ پیشگوئیوں کے مطابق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور اس کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد پر سیر کن روشنی ڈالی اور آپ کے مقدس مشن کی تکمیل کی غرض سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں بروئے کار لائی جانے والی خوشکن تبلیغی و تربیتی مساعی کا بہترین پیرائے میں جائزہ پیش کیا۔

مجاہدین فلسطین پر اسرائیل کی زیادتیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مخالفین کی طرف سے ہم پر اسرائیل کے ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے جبکہ یہ اعزاز جماعتِ احمدیہ کو ہی حاصل ہے کہ اس نے یو۔ این۔ او میں حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ذریعہ سے اسرائیل کے خلاف قرار داد پیش کی جس پر مسلم نمائندگان نے حضرت چوہدری صاحب کا شکریہ ادا کیا اور مرحوم شاہ فیصل نے آپ کو شاہی مہمان کے طور پر اپنے ہاں مدعو کیا جہاں پر آپ نے حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کی۔ آپ نے فرمایا ہمارے دل فلسطین میں اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کی تکلیف پر غمزدہ ہیں ہمیں پختہ یقین ہے کہ اسرائیل بہت جلد اپنے ناپاک عزائم میں ناکام ہو گا اور بیت المقدس مسلمانوں کو واپس ملے گا۔ آپ نے حاضرین کو تلقین فرمائی کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے بھائیوں کے لئے ہر وقت دعائیں کریں آخر میں آپ نے غیر از جماعت حاضرین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ حسن نیت سے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کریں اللہ تعالیٰ آپ کو تحقیقِ حق کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے اس بصیرت افروز خطاب کے بعد مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ کشمیر نے تمام حاضرین اور معاونین کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے پُرسوز دعا کرائی بعدہٗ جملہ حاضرین کی چائے اور لوازمات سے تواضع کی گئی۔ اس تقریب کی نمایاں کامیابی کا ذکر کشمیر کے مختلف اخبارات نے کیا جس میں روزنامہ "ہلال نو" اسلام آباد خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

تقریب کو ہر جہت سے کامیاب بنانے میں مکرم میر عبدالرحمٰن صاحب، محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ بی۔ اے۔ اور مکرم عبدالرحیم صاحب ساجد بانپور۔ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب سیفی۔ مکرم بشیر احمد صاحب مولانا آباد۔ مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب اسسٹنٹ انجینئر۔ مکرم مصطفیٰ میر صاحب۔ مکرم نذیر احمد صاحب رنگریز اور بعض غیر از جماعت احباب نے خصوصی تعاون فرمایا فجزاھم اللہ خیراً۔

آسنور میں ورود

اسلام آباد سے محترم صاحبزادہ صاحب مع اراکینِ قافلہ مورخہ ۱۶/۸/۸۲ بوقت ساڑھے بارہ بجے دوپہر آسنور تشریف لے گئے۔ خوشی کے اس موقع پر گاؤں کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ جب محترم صاحبزادہ صاحب مع ارکانِ وفد آسنور پہنچے تو تمام احباب نے فلک شگاف نعروں سے آپکا اور وفد کا استقبال کیا جماعت کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب اور اراکینِ وفد کے قیام کا انتظام مکرم میر عبدالوہاب صاحب کے مکان پر کیا گیا تھا۔

شام پانچ بجے مسجد احمدیہ میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم عبدالرشید صاحب مبلغ نائیجیریا کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی نظم خوانی کے بعد خاکسار بشارت احمد محمود مبلغ سلسلہ نے محترم صاحبزادہ صاحب اور اراکین وفد کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا ازاں بعد الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے صدارتی خطاب فرمایا جس میں آپ نے تربیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۱۷/۸/۸۲ کو صبح سات بجے سے دوپہر ڈیڑھ بجے تک محترم صاحبزادہ صاحب نے بہت سے مریضوں کو دیکھا اور ان کے حق میں دعا فرمائی۔ دوپہر کا کھانا اراکینِ وفد نے محترم صدر صاحب جماعتِ احمدیہ کوریل کے مکان پر تناول فرمایا اور ظہر و عصر کی نمازیں مسجد احمدیہ کوریل میں ادا کیں۔ نمازوں کے بعد آپ نے جماعتِ احمدیہ کوریل کے افراد سے ایک مبسوط تربیتی خطاب فرمایا

رشی نگر میں تشریف آوری

بعد دوپہر یہ روحانی قافلہ کوریل سے گھوڑوں پر سوار ہو کر بوقت ۴½ بجے سہ پہر رشی نگر پہنچا جہاں افرادِ جماعت احمدیہ رشی نگر نے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور جملہ اراکینِ وفد کا پُرجوش استقبال کیا۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے تمام افراد کو مصافحہ کا

شرف عطا فرمایا۔

مغرب و عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد احمدیہ رشی نگر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں خاکسار بشارت احمد محمود کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی نظم خوانی کے بعد سب سے پہلے محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ رشی نگر نے مختصر تعارفی تقریر فرمائی بعدہٗ برادرم مکرم محمد ابراہیم شاہ صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے مختلف دینی موضوعات پر روشنی ڈالی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک دلنشین اور ایمان افروز خطاب فرمایا جس میں آپ نے تمام افراد جماعت کو بہترین عملی نمونہ پیش کرنے اور اپنی نئی نسل کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینے کی پُرزور تلقین فرمائی۔ بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

جماعت احمدیہ ناصر آباد

مورخہ ۱۸/۸/۸۲ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور دیگر ارکان وفد بذریعہ کار بوقت آٹھ بجے شب ناصر آباد پہنچے جہاں احباب جماعت نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ مغرب و عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد احمدیہ میں محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس کی کارروائی مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور کی نظم خوانی سے آغاز پذیر ہوئی۔ بعدہٗ برادرم مکرم محمد ابراہیم شاہ صاحب، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور، محترم سید محمد شاہ صاحب سیفی اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی نے مناسب موقعہ تقاریر کیں۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کو قیمتی نصائح سے نوازا بعدہ مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

سرینگر میں کامیاب پریس کانفرنس

مورخہ ۱۹/اگست کی صبح دس بجے محترم صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مع اہل قافلہ سرینگر میں ورود فرمایا جہاں پر تمام اراکین وفد کو مشن ہاؤس کی طرف سے پھولوں کے ہار پہنائے گئے اور گلدستے پیش کئے گئے اس کے بعد ٹھیک گیارہ بجے پریمئر ہوٹل سرینگر میں ایک کامیاب پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں سب سے پہلے مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے محترم صاحبزادہ صاحب اور مرکزی نمائندگان کا تعارف کرایا بعدہٗ محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے احمدیت کے موضوع پر ایک مدلل تقریر کی ازاں بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے پریس نمائندگان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دئے۔ دوسرے روز کشمیر کے مشہور اخبارات۔ مارننگ ٹائمز سرینگر، ایکس پریس۔ خدمت۔ آئینہ الدولتی وغیرہ نے اس پریس کانفرنس کے بارہ میں خبریں شائع کیں۔

۲۰/ اگست کو محترم صاحبزادہ صاحب نے مسجد احمدیہ سرینگر میں ایک ایمان افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں احباب کو باہم پیار و محبت سے رہنے کی تلقین کی شام کو غیر از جماعت دوستوں نے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا

مورخہ ۲۱/۸/۸۲ کو محترم صاحبزادہ صاحب موصوف سرینگر سے بذریعہ طیارہ عازم حیدر آباد ہوئے وَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ان کامیاب تقاریب کے بہترین نتائج برآمد فرمائے اور اہل کشمیر کو احمدیت کے نور سے منور کرے آمین ؛

کوپن ہیگن کے اخبارات (بقیہ صفحہ ۸)

جس کی خبر بائبل میں بھی تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لائیں گے اور ان کی آمد کی خبر ہندوں کی الہامی کتاب میں بھی ہے۔

نئے خلیفہ بانی احمدیت موومنٹ کے پوتے اور پردادا کے بعد چوتھے خلیفہ (جانشین) ہیں وہ آجکل یورپ میں اپنی جماعتوں کا معائنہ کر رہے ہیں دوران سفر اٹلی کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے اور سپین کی مسجد کا افتتاح کریں گے یہ مسجد تھوڑا ہی عرصہ ہوا قرطبہ کے قریب تعمیر ہوئی ہے نئے خلیفہ نے کوپن ہیگن میں سامعین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کئی شواہد ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے آپ صلیب پر صرف ۳ گھنٹے رہے اور ان کے جسم پر زخموں کو ٹھیک کرنے والی مرہم لگائی گئی جس کا ان دنوں ارض مقدس میں رواج نہیں تھا اور جب ان کے پہلو میں نیزہ چبھویا گیا تو پانی اور خون بہہ نکلا ایک مردہ جسم میں سے پانی اور خون نہیں نکل سکتا تھا۔

نئے خلیفہ صاحب نے جو عام طور پر ربوہ میں رہتے ہیں کہا کہ جو کچھ بائبل میں لکھا ہوا ہے غلط نہیں ہے مگر اس کی کئی غلط تفسیریں ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے نبی تھے دونوں صاحب شریعت نبی تھے دونوں کو اپنی شریعت کی حفاظت کے لئے لڑائیاں کرنی پڑیں۔ حضرت مرزا غلام احمد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح مسیح تھے یعنی وہ مذہب کے احیاء کیلئے آئے تھے ان کو خدا نے اس لئے بھیجا کہ مذہب پژمردہ ہونے کے بعد دوبارہ سرسبز ہو لہٰذا احمدیہ موومنٹ اسلام کا حقیقی ظہور ہے اور یہی جماعت دنیا کو اللہ تعالیٰ سے دوبارہ تعلق قائم کرکے تباہی سے بچانے کی۔ لیکن حضرت عیسیٰ اور قرونِ اولیٰ کے عیسائیوں کی طرح اپنے مقصد کے حصول کیلئے طاقت کا استعمال نہیں کرے گی۔ جہاد جس کا قرآن میں ذکر ہے اس کا مطلب صرف روحانی جنگ ہے جیسا کہ عیسائیت نے صدیوں تک [illegible] کے بعد اس لئے فتح پائی کہ اس کے پاس سچائی تھی احمدیت بھی اسی طرح فتح پائے گی۔ بہتیرے اس تحریک کی مخالفت کریں گے اور [illegible] ڈینش قوم کا اس میں فائدہ ہوگا اور ڈنمارک ۲۳ کی قوم مہذب قوم سمجھی جائے گی اگر وہ احمدیہ موومنٹ کو رد کرکے احمدیت کو دکھ نہیں پہنچائیں گے بلکہ اس کے پیغام پر کان دھرتا گے۔ [illegible] صاحب یہ کہہ کر کر گئے تشریف لے گئے۔

منقولات

"ناکامی کا راز"

مندرجہ بالا عنوان کے تحت ہفت روزہ صدقِ جدید لکھنؤ مجریہ ۱۷/ ستمبر ۱۹۸۲ء رقمطراز ہے :-

"سید صباح الدین عبد الرحمٰن صاحب مدیر رسالہ 'معارف' کے قلم سے ان کی تالیف 'بزم رفتگاں' حصہ اول (شائع کردہ مکتبہ جامعہ نئی دہلی) کے صفحہ ۲۹۹ پر مولانا مناظر احسن گیلانی کے تذکرہ میں

"سقوط حیدر آباد کا ذکر آیا تو فرمایا کہ ایک روز قاسم رضوی اپنے رضاکاروں کے دستہ کے ساتھ ان کے مکان کے احاطہ میں چلے آئے اور دیر تک فوجی قواعد کرتے رہے اس احاطہ میں مسجد بھی تھی لیکن جب مغرب کی اذان ہوئی تو قاسم رضوی کے سوا ان مجاہدوں میں سے کسی نے بھی خانۂ خدا میں آنے کی زحمت گوارا نہ کی نماز کے بعد مولانا نے قاسم رضوی سے فرمایا کہ تمہارے مجاہدوں کی قوت ایمانی آج دیکھ لی۔ تمہاری جو فوجی اور حربی قوت ہے اس کا حال تم کو مجھ سے زیادہ معلوم ہے پھر ایک بڑی طاقت کے خلاف کس برتے پر لڑنے چلے ہو تو قاسم رضوی نے کہا چیختا ہوں چلاتا ہوں شاید کار گر ہو جائے۔ مولانا نے یہ واقعہ بیان کرکے فرمایا یہ کتنی بڑی نادانی تھی"۔

سقوطِ حیدر آباد اور اس کے فوری عواقب پر تو اب ایک مدت گزر چکی ہے تقریباً اسی قسم کی بلکہ اس سے بھی غالباً کہیں زیادہ ناکامی کی تازہ مثال مجاہدین فلسطین کی ہے جو نہایت دلیری سے اسرائیل سے کئی ہفتے جنگ کرنے کے بعد لبنان کے ملک سے نکلنے پر مجبور ہوئے ہیں ان کی جنگ کے سلسلہ میں اس امر کی حسرت رہ گئی کہ ایک بار تو میدان جنگ میں ان کی نماز و اذان کا ذکر پڑھنے میں آتا یا کسی اور شکل میں ان کی مذہبیت و اسلامیت کا اظہار ہوتا ان کے لبنان سے رخصت ہونے کا جو تفصیل چھپی ہے اس میں نعرۂ تکبیر کا ذکر ایک بار بھی نہیں ذکر صرف یہ ہے کہ ان کے ہمدردوں اور مداحوں نے انہیں باچشم نم رخصت کیا اور ان کے رخصت کے وقت ان کے اعزاز و احترام میں بندوقیں داغیں۔

عبرتناک ناکامی کی ان دونوں مثالوں کا راز کیا اب بھی اہلِ نظر کی نظروں میں بدستور راز ہی رہے گا"۔

صدق جدید لکھنؤ ۱۷/ ستمبر ۱۹۸۲ء

ارض مقدس جس کی حصولی کیلئے پی ایل او کے مجاہدین کوشاں ہیں اس کے لئے سورۃ انبیاء میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ درج ہے کہ

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ

یعنی ہم نے زبور میں کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد لکھ چھوڑا ہے کہ ارض (مقدس) کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے مسلمانوں کو اگر ارض مقدس کو حاصل کرنا ہے تو نیک بنیں ان کے نیک بننے کے بعد یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور انہیں اس ارضِ مقدس (فلسطین) کا وارث کر دے گا انشاء اللہ

خاکسار بشیر احمد دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قرآن کریم میں خلافت کا دائمی وعدہ اور اس کے مشاہداتی ثبوت

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس

خدا تعالیٰ کی یہ قدیمی سنت ہے کہ وہ بنی نوع انسان کو اس کی زندگی کے صحیح اور اعلیٰ مقصد سے آگاہ کرنے اور ان کی روحانی و اخلاقی رہنمائی کے لئے ہر زمانہ اور ہر قوم وملک میں اپنے مامورین و مرسلین کو مبعوث فرماتا رہتا ہے۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کے ارشادِ الٰہی کے مطابق تمام انبیاء و مرسلین دنیا میں خدا تعالیٰ کی نمائندگی کرتے ہوئے خلیفہ اور نائب بن کر مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ جب یہ مامورین من اللہ اپنی آمد کے مقصد کی تکمیل کے لئے ایک الٰہی جماعت کی بنیاد ڈال کر اس جہانِ فانی سے دائمی رخصت حاصل کرتے ہیں تو ان کے بعد ان کے مشن کی اشاعت و تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ نے خلافت کے سلسلہ کو جاری فرماتا ہے گویا خلافت نبوت کا تتمہ ہوتی ہے چنانچہ سیدنا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا کَانَتْ نُبُوَّۃٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْھَا خِلَافَۃٌ

کہ ہر نبوت کے بعد اس کی اتباع میں سلسلہ خلافت جاری ہوتا ہے

اُمت محمدیہ میں قیامِ خلافت خدا تعالیٰ کا ایک دائمی وعدہ ہے بشرطیکہ اُمتِ محمدیہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کے بلند مقام پر فائز ہو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرماتا ہے

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا

(سورۃ النور)

اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دیگا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت میں تبدیل کر دیگا (تفسیر صغیر)

اس آیت کریمہ میں جو آیتِ استخلاف کے نام سے مشہور ہے قرآن مجید نے مسئلہ خلافت کو واضح کیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس زمانہ میں اس کے مشاہداتی ثبوت کیا ہیں۔

مذکورہ آیت میں خدا تعالیٰ نے خلافت کے بارے میں مندرجہ ذیل مسائل بیان فرمائے ہیں۔

(۱) خدا تعالیٰ کا یہ دائمی وعدہ ہے کہ خلافت منکم آپ میں سے یعنی مسلمانوں میں سے صرف اُسی جماعت میں قائم فرمائے گا جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ایمان اور عمل صالح پر گامزن ہو۔

(۲) اس اُمت میں سے ایمان لانے والی اور عملِ صالح بجالانے والی جماعت میں اسی طرح خلافت قائم ہوگی جس طرح سابقہ امتوں میں ایمان اور عملِ صالح بجالانے والی جماعتوں میں قائم ہوتی رہی ہے۔

(۳) خلافت کے ذریعہ دین کی تمکنت، مضبوطی اور نظام کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے

(۴) خلافت کے ذریعہ ہر قسم کے خوف کو امن میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

اب ہم دیکھیں گے کہ ان مشاہدات کا مشاہداتی ثبوت کیا ہے اور یہ وعدۂ الٰہی مسلمانوں کی کس جماعت میں پیدا ہوتا نظر آرہا ہے

اس زمانہ میں ایفاء وعدۂ الٰہی

حضرت مخبر صادق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے یہ بات عیاں ہے کہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے دو دور ہیں پہلے دور میں خلافت حضرت رسول عربی صلعم کی رسالت و نبوت کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے ذریعہ قائم ہوئی خلافتِ راشدہ کا یہ دور آنحضرت صلعم کی پیشگوئی الخلافۃ ثلاثون سنۃ (مشکوٰۃ ص۴۶۳) کے مطابق تیس سال کے بعد ختم ہوا اس کے بعد خلافت کے دوسرے دور کا آغاز ہوا جو زمانہ مسیح اخرج کے بعد امام آخرالزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا تاریخ اسلام اس بات پر شاہد ہے کہ جب سے اُمتِ محمدیہ میں خلافتِ راشدہ کا خاتمہ ہوا مسلمانوں کے اندر تنزل و انحطاط اور انتشار و افتراق کا دور شروع ہوا چنانچہ تاریخ ابن اثیر میں درج ہے

عجبت لما یخوض الناس فیه
یرودن الخلافة ان تزول
ولو زالت لزال الخیر عنهم
ولاقوا بعدها ذلاً ذلیلا
وکانوا کالیهود والنصاریٰ
سواء کلهم ضلوا السبیلا

(تاریخ ابن اثیر جلد۳ ص۸۶)

یعنی مجھے ان لوگوں کی باتیں سن کر حیرانی ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ خلافت ختم ہو جائے حقیقت یہ ہے کہ اگر نظامِ خلافت زائل ہوا تو یہ لوگ ہر قسم کی خیر و برکت سے محروم ہو جائیں گے اس کے بعد بری طرح تفرقہ میں گر جائیں گے اور پھر یہود و نصاریٰ کی طرح منتشر ہو جائیں گے اور گمراہ ہونے کی صورت میں یہ سب کے سب مسلمان یہود و نصاریٰ کے برابر ہو جائیں گے۔

چنانچہ یہ حقیقت سب پر عیاں ہے کہ اُمت محمدیہ میں جب سے نظامِ خلافت کا خاتمہ ہوا ہر خیر و برکت مسلمانوں سے اُٹھ گیا ہر طرف انتشار و تباہی مسلمانوں کا نصیب ہوتی رہی اور مسلمان یہود و نصاریٰ کی طرح منتشر اور تتر بتر ہوتے گئے اور ہر طرح سے مایوسی اور قنوطیت کے شکار ہوتے رہے۔

تنزل میں گرے ہوئے ان مسلمانوں کو بچانے اور تنزل و پستی سے باہر نکالنے کے لئے اکابرینِ اُمت اور رہنمایانِ ملت کی طرف سے آئے دن مختلف قسم کی تجاویز و تدابیر پیش کی جاتی رہی ہیں کبھی مجلس مشاورت کے نام سے کبھی ملی کانفرنس کے پس پردہ کبھی رابطہ عالم اسلامی کے خوبصورت روپ میں اور کبھی Islamic دلت Secretariat کے نام سے مختلف تنظیمیں اور جمعیتیں قائم کی جاتی رہیں لیکن اس قسم کی ہر تنظیم تحریک کو بالآخر ناکامی اور شکست کا ہی منہ دیکھنا پڑا ہے۔ اس لئے کہ مسلمانوں نے آیتِ استخلاف کی ان شرائط کو ملحوظ نہیں رکھا جو خلافت کے وعدۂ الٰہی میں مذکور ہیں چنانچہ اس حقیقت کا اعتراف خود ان لوگوں کو بھی ہے جیسا کہ اہل السنت والجماعت کی طرف سے شائع ہونے والا رسالہ "صدق جدید" رقمطراز ہے:

"سب سے بڑا ظلم جو مسلمانوں نے اپنی خود غرضی کی بنا پر کیا وہ یہ تھا کہ خلافت علیٰ منہاج النبوت کا سلسلہ ختم کر کے دم لیا اور اُمتِ مسلمہ کو بھیڑوں کے ریوڑ کی طرح جنگل میں ہانک دیا کہ جاؤ چرو چگو اپنا پیٹ پالو۔

صرف خلافت ہی ایک ایسا منصب تھا جو مسلمانوں کو منتشر ہونے کی بجائے ایک مرکز پر جمع رکھتا اور ایک نصب العین مقرر کر کے ان کی تنظیمی قوت کو محفوظ رکھتا ہے"۔

(صدق جدید لاہور ۱۹۶۰ء)

گویا ہر درد مند دل کی یہ دلی آواز اور تڑپ ہے کہ پھر سے اسلام کی عظمت و شوکت خلافتِ اسلامیہ کے ذریعہ قائم ہو اور ہر درد مند دل کی یہ پکار رہتی ہے

تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

(اقبال)

خلافت اُمتِ مسلمہ سے خدا تعالیٰ کا دائمی وعدہ ہے جو خدا کی دائمی اور زندہ کتاب قرآن مجید میں مذکور ہے اس وعدہ کے ایفاء کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا سلسلہ جاری فرمایا جو کہ انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا دنیا میں رونما ہونے والا کوئی انقلاب کوئی طاقت اس بابرکت نظامِ خلافت کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی الغرض قرآن مجید میں جس قسم کی خلافت کا دائمی وعدہ کیا گیا ہے اس کا مشاہداتی ثبوت خلافتِ احمدیہ کے ذریعہ آج دنیا میں موجود ہے۔

خلافت حقہ اسلامیہ سے وابستہ جن برکتوں کا خدا تعالیٰ نے آیتِ استخلاف میں دائمی وعدہ فرمایا ہے وہ تمام برکات آج خلافتِ احمدیہ میں پائی جاتی ہیں جن کی تفصیل کے لئے ایک دفتر کی ضرورت ہے تاہم

حافظ دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

کے مطابق چند ایک مشاہداتی ثبوت ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

تمکینِ دین

خدا تعالیٰ نے آیتِ مذکورہ میں برکاتِ خلافت کے ضمن میں پہلی بات تمکنتِ دین بیان فرمائی ہے تمکنتِ دین کی تعریف

کرتے ہوئے قرآن مجید یوں فرماتا ہے۔

"اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ؕ"

(الحج آیت ۴۲)

یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو تمکنت دیں تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کما حقہٗ ادا کریں گے اور نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بُری باتوں سے روک دیں گے یعنی ایسی جمعیت میں تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا بہترین انتظام ہوگا چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آج مسلمانوں کے پاس طاقت و حکومتیں اور مختلف قسم کی تنظیمیں اور جمعیتیں ہونے کے باوجود وہ حوادثات کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس کے بالمقابل خلافتِ احمدیہ کے ذریعہ دُنیا میں تمکنتِ دین کا کام نہایت شاندار رنگ میں ہو رہا ہے۔ مخالفین کے تیز و تند تھپیڑوں کا سامنا کرنے اور حکومتی سطح پر اُسے نیست و نابود کر دینے کی ناپاک کوششوں کے باوجود آج جماعت احمدیہ نظامِ خلافت کے زیر سایہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرتی ہوئی اور تبلیغ اسلام کی عالمگیر مہم چلاتی ہوئی شاہراہ غلبہ اسلام پر نہایت سُرعت کے ساتھ گامزن ہے۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایک طرف مسلمان حکمران اپنی دولت اور سرمایہ کو عیاشی میں پانی کی طرح بہا رہے ہیں تو دوسری طرف یہ کمزور اور غریب جماعت اپنے خلیفہ کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے پوری بشاشت کے ساتھ اپنے بیوی بچوں کے پیٹ کاٹ کر تبلیغ اسلام اور خدمتِ قرآن کے لئے مالی قربانیاں کر رہی ہے۔

آج ہمارے پیارے خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تمکنت دین اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بہ مرکز تثلیث سپین میں ساڑھے سات سو سال کے لمبے عرصہ کے بعد وہاں تعمیر شدہ مسجد احمدیہ کے افتتاح کی غرض سے بیرونی ممالک کا دورہ فرما رہے ہیں یہ ہیں وہ برکات خلافت جن کا اعتراف کرتے ہوئے ایک غیر از جماعت محقق رقمطراز ہیں:۔

"ہمیں ان احمدی حضرات کو اختلاف کے باوجود داد دینی چاہیئے کہ جو مغربی اور افریقی ممالک میں اپنے طور پر اسلام کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آخر یہ لوگ کُرّہ مریخ سے وارد نہیں ہوئے انہوں نے اپنے خاص نظام کے تحت اپنے نظریات و عقائد کی تربیت حاصل کی اور اپنے کردار کو پُختہ بنایا اور مذہب کی دولت انہوں نے بانی اسے کے گروہ از لیڈر اور دُوسرے ممالک میں پہنچے اور اقوال کے سہارے اس کی دکانیں وہاں سجائیں جہاں اس کا نام لینا بھی دُوسروں کے لئے باعثِ شرم ہے"۔

(صدقِ جدید ۱۶ جون ۱۹۶۱ء)

تمکنت دین کے تحت تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ تعلیم و تربیت، اور تزکیہ نفوس کا انتظام بھی جماعت احمدیہ میں خلافت کے زیر سایہ ہو رہا ہے دنیا کے گندے ماحول کے مسموم اثرات سے جماعت کو محفوظ رکھنے کے لئے اس کی تربیت اور نگرانی کا نہایت شاندار نظام جماعت میں پایا جاتا ہے چنانچہ خلافت احمدیہ کی برکت سے ہماری جماعت میں بچوں نوجوانوں بڑوں اور عورتوں کی نگرانی اور تعلیم و تربیت کے لئے مختلف تنظیمیں قائم ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے اس اسلامی کردار اور اخلاق سے متاثر ہو کر علامہ نیاز فتحپوری جیسے جہاندیدہ اشخاص یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ:

" اس وقت ان تمام جماعتوں میں جو اپنے آپ کو اسلام سے منسوب کرتی ہیں صرف یہی ایک جماعت ایسی ہے جو بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی متعین کی ہوئی شاہراہ زندگی پر پوری استقامت کے ساتھ گامزن ہے اور اس کا احساس تنہا مجھ کو نہیں بلکہ احمدی جماعت کے مخالفین کو بھی ہے"۔

(نگار۔ نومبر ۱۹۶۲ء)

خوف کا امن میں تبدیل ہونا

آیتِ استخلاف میں خلافت کی دُوسری عظیم الشان برکت خدا تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ خلافت کے ذریعہ خدا تعالیٰ ہر قسم کی وحشت اور خوف کو امن میں تبدیل فرمائے گا آج مسلمان باوجود اس کے کہ ہر قسم کے وسائل انہیں حاصل ہیں ایک خوفناک صورتِ حال سے دوچار ہیں عرب کے سینہ میں ایک بدنما داغ کی طرح یہودی حکومت فلسطین میں قائم ہے جو عالم اسلام کے لئے مستقل دردِ سر کا باعث بنی ہوئی ہے چنانچہ آجکل لبنان اور خاص کر بیروت کے ساتھ اسرائیلی حکومت نے جو بہیمانہ سلوک کیا ہے اور جس کے نتیجہ میں P.L.O. کو جس قسم کی ذلت اور شرمندگی سے دوچار ہو کر بیروت سے نکلنا پڑا ہے اس سے دنیا واقف ہے۔

اس کے بالمقابل جماعتِ احمدیہ کی اب تک کی تاریخ اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ دُنیا کی نگاہوں میں بالکل کمزور و بے کس سمجھی جانے والی اس جماعت کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کرنے کے لئے آئے دن مختلف قسم کی منظم اور غیر منظم کوششیں کی جاتی رہی ہیں۔ حتیٰ کہ حکومتوں کی سطح پر بھی جماعتِ احمدیہ کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دینے کی وسیع پیمانے پر کوششیں کی گئی تھیں ان تمام کوششوں کا نتیجہ صفر ہی رہا۔ شاہ افغانستان ہوں شاہ سعود ہوں۔ شاہ فیصل ہوں یا فرعونِ ثانی بھٹو ہوں یا کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ مقتدر ہوں جماعتِ احمدیہ کے آگے اور خلافت احمدیہ کے بالمقابل خود ہی حرفِ غلط کی طرح مٹ گئے جبکہ جماعتِ احمدیہ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا کے وعدہ الٰہی کے مطابق خلافت حقہ کے زیر سایہ فتح و ظفر کے میدان میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتی چلی جا رہی ہے سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"احمدیت ایک ایسی دیوار ہے کہ جو بھی اس کے سامنے آئے گا وہ مٹا دیا جائے گا اور جو بھی اس کے سامنے کھڑا ہوگا وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا خدا تعالیٰ جس سلسلہ کو قائم کرنا چاہے اس کی راہ میں جو بھی کھڑا ہو وہ مٹا دیا جاتا ہے اور یہ سلسلہ چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے اس کے مقابلہ میں کسی انسان کی پرواہ نہیں کی جائے گی خواہ وہ کوئی ہو"۔

(الفضل ۱۵ جون ۱۹۴۲ء)

الغرض خلافتِ احمدیہ خدا تعالیٰ کے دائمی وعدہ استخلاف کا اس زمانہ میں ایک عظیم الشان مشاہداتی ثبوت ہے اور عالمِ اسلام کا مستقبل خلافتِ احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہے جب تک مسلمان اس حقیقت کو نہیں سمجھتے وہ موجودہ تحت و ذلت سے باہر نہیں آ سکتے کوئی حکومت یا مال و دولت یا ساز و سامان انہیں نجات نہیں دے سکتا چنانچہ اسی حقیقت سے اپنی جماعت کو آگاہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

"تم یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی ...... بے شک افراد مریں گے۔ مشکلات آئیں گی تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ دن بدن بڑھتی گی اور اس وقت تم میں سے کسی کا مرنا ایسا ہی ہوگا جیسے کہ مشہور ہے کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہوتے ہیں تم میں سے اگر ایک مارا جائے گا تو اس کی بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے"۔

(درس القرآن صفحہ ۷۳)

۹ جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا انتقال ہوا تو کچھ لمحات کے لئے جماعت احمدیہ سایۂ خلافت سے محروم ہوگئی لیکن اللہ تعالیٰ نے مومنین و صالحین سے کئے گئے اپنے دائمی وعدہ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ کے مطابق سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جماعت کا چوتھا خلیفہ مقرر فرمایا۔ منصبِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپ نے جو نہایت روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا اس میں خلافت کے عظیم المرتبت مقام کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو توحید پر قائم رکھنے ہوئے ہر قسم کے فتنوں سے بچنے کی باتیں اس کی سرشت میں رکھ دی ہیں ...... فتنوں کو دُور کرنے کی کوشش کرنا تعمیلِ حکم کے لئے ہے یہ کسی خوف کی وجہ سے نہیں کیونکہ خوف دُور کرنے کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ نے وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ کہہ کر دیا ہے کہ خوف کو اللہ دُور کرے گا تو ہماری تدبیر کرنا صرف تعمیلِ حکم ہے۔ خلافت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا"۔

(الفضل ربوہ ۵ جولائی ۱۹۸۲ء)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

پونچھ کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی طرف سے ملنے والی اطلاع کے مطابق مورخہ ۱۸ ستمبر کو پونچھ کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی اس موقعہ پر دو مکمل اجلاس ہوئے۔ جماعت احمدیہ پونچھ کی جانب سے دئے گئے عصرانہ میں ضلعی حکام اور معززین شہر نے شرکت کی اس تقریب میں مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ نے قومی یکجہتی کے موضوع پر تقاریر کیں اور ڈی سی صاحب پونچھ نے جماعت کی مساعی کو سراہا مرکز سے محترم ناظر صاحب کے علاوہ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔

کامیاب تبلیغی دورہ اور ۱۰۱ افراد کا قبول احمدیت

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد لکھتے ہیں کہ مورخہ ۴ تا ۸ ستمبر ۸۲ء خاکسار حمید الدین شمس۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب طاہر مبلغ۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید۔ مکرم محمد ضیاء الدین صاحب۔ مکرم محمد ارشد اللہ بیگ صاحب اور ایک غیر احمدی نوجوان مکرم محمد فاروق صاحب نے ایک تبلیغی دورہ کیا۔ جیپ کا انتظام مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب نے کیا۔ اپنے ساتھ لاؤڈ سپیکر اور اشتہارات پینٹ کرنے کے لئے رنگ اور برش بھی منگوائے گئے تھے چنانچہ مورخہ ۴/۹/۸۲ کو وفد احمدیہ جوبلی ہال سے بعد دعا روانہ ہوا۔ اشتہارات پینٹ کئے گئے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور قادیان میں ہو چکا ہے معلومات کے لئے احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد میں تشریف لائیں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اور انفرادی تبلیغ بھی کی گئی مختلف جگہوں پر تبلیغی جلسے کئے گئے جن میں اردو اور تلگو زبانوں میں تقاریر کی گئیں کنڈور میں ایک تبلیغی جلسہ میں حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ تھی۔ اس وفد میں مکرم عبد الستار صاحب سبحانی اور مکرم عبد الرحمٰن صاحب نو مبائع بھی شامل ہو گئے۔ مورخہ ۶/۹/۸۲ کو گرلا پلی میں مدرسہ تعلیم الاسلام کی ایک بلڈنگ کا افتتاح خاکسار نے اجتماعی دعا سے کیا اس دورہ میں مختلف علاقوں میں ایک سو ایک افراد نے احمدیت قبول کی اللہ تعالیٰ معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور بیعت کنندگان کو استقامت بخشے آمین۔

تلسی پور (نرگاؤں) میں تبلیغی اجلاس

مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب منور مبلغ سلسلہ سعدرک اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲/۹/۸۲ کو جماعت احمدیہ نرگاؤں کے زیر اہتمام تلسی پور میں ایک تبلیغی اجلاس شام ۶ بجے گوپال چندر چوپٹنائک ہیڈ ماسٹر ہائی سکول تلسی پور کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مکرم عبد الرحمٰن صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم روشن احمد خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم احمد نور صاحب۔ مکرم ماگونی ساحر صاحب آف تلسی پور عقیدت جناب پنڈت مر سنگھ راوت صاحب۔ مکرم احسان الحق صاحب خاکسار شرافت احمد خان منور اور محترم صدر جلسہ نے تقاریر کیں اس دوران مکرم شیخ زین العابدین صاحب۔ عزیز ہدایت اللہ خان اور مکرم روشن احمد خان صاحب نے نظمیں سنائیں مکرم شیخ حلیم الدین صاحب نائب مجلس کے شکریہ اور خاکسار کی اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

کامیاب علمی مذاکرہ

مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب ہادل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شورت تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۹/۶/۸۲ کو گورنمنٹ مڈل سکول کرلگام میں دو غیر از جماعت مولوی صاحبان سے مذہبی گفتگو ہوئی۔ جس میں سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب و دیگر اساتذہ نے بھی حصہ لیا۔ دو گھنٹے تک یہ سلسلۂ بحث جاری رہا۔ جماعت احمدیہ کی نمائندگی مکرم ماسٹر مبارک احمد صاحب عابد اور مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب پدر اور خاکسار نے کی سامعین جو غیر احمدی تھے کافی متأثر ہوئے اور انہوں نے اپنے علماء کو لاجواب ہوتے دیکھ کر برملا کہا کہ ہم احمدیوں کی بیعت کریں گے۔ چنانچہ جب ان علماء نے واضح طور پر اپنی شکست محسوس کر لی تو یہ کہہ کر بحث سے انکار کر دیا کہ آپ احمدی لوگ غیر مسلم ہیں آپ لوگوں کے ساتھ بحث کرنے کا کیا فائدہ خاکسار نے عرض کی کہ بالفرض اگر میں غیر مسلم ہوں اور اسلام کی تعلیم سے واقفیت چاہتا ہوں تو مجھے اسلام کی حقیقت بتانے میں کیا حرج ہے اس سے سامعین کافی متأثر ہوئے اور کہنے لگے کہ آج احمدیوں نے میدان جیت لیا فالحمد للہ۔

تبلیغی و تربیتی اجلاس

مکرم احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ بگنہ بیٹ تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب کے مکان پر مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب کی زیر صدارت ایک تبلیغی و تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم سید خلیل احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور ایک نو مسلم دوست مکرم عنایت اللہ صاحب کی نظم خوانی کے بعد جناب ستیہ نارائن صاحب (نو مسلم) اور جناب عنایت اللہ صاحب (نو مسلم) نے تقاریر کیں۔ مکرم سید خلیل احمد صاحب نے نظم پڑھی۔

بنگلور کی پبلک لائبریری میں قرآن شریف اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی محمد مقبول صاحب ملک مبلغ سلسلہ بنگلور لکھتے ہیں کہ بنگلور ان پبلک لائبریری جو کہ بنگلور کی سب سے بڑی لائبریری ہے میں خاکسار اور چند خدام قرآن مجید اور بعض لٹریچر لے کر گئے اور وہاں اسلام و احمدیت کا تعارف کرا کے مذکورہ لٹریچر لائبریری میں رکھوانے کا خواہش ظاہر کی۔ چیف لائبریرین نے چند سوال کئے جن کے تسلی بخش جواب دئے گئے۔ چنانچہ انہوں نے قرآن مجید اور دیگر لٹریچر لائبریری میں رکھ لیا۔ راستے میں واپسی پر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا ایک احمدی بھائی نے اس لائبریری کے نام اخبار بدر بھی جاری کرا دیا ہے اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

"اسلام اور عیسائیت" کے عنوان پر کامیاب لیکچر

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۶/۹/۸۲ کو شام پانچ بجے محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب نے MRREY DT LINDELL کی درخواست پر "جیون جیوتی" میں جماعت احمدیہ کا تعارف کے زیر عنوان ایک گھنٹہ کامیاب تقریر کی یہ عیسائیوں کا ادارہ ہے جہاں ہندوستان کے مختلف علاقوں سے پادری صاحبان مطالعہ کے لئے آتے ہیں محترم حافظ صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے ارکان اسلام۔ کفارہ کی تردید۔ وفات مسیح و قبر مسیح اور خونی مہدی کا تصور جیسے ضروری امور پر روشنی ڈالی تقریر کے بعد ۴۵ منٹ سوالات کے جوابات دئے گئے آخر میں محترم حافظ صاحب نے حاضرین سے خاکسار حمید الدین شمس۔ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ اور مکرم ضیاء الدین صاحب کا جو اُن کے ساتھ تھے تعارف کرایا اس موقعہ پر تبادلۂ خیالات کا موقع ملا اور لٹریچر بھی تقسیم کیا۔

جنم اشٹمی پر جموں میں نمائندہ جماعت کی تقریر

مکرم بابو محمد یوسف صاحب صدر جماعت احمدیہ جموں رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۲/۸/۸۲ کو سوامی آنند ساگر آنند بھون رانی تالاب جموں کی دعوت پر میں نے رات دس بجے اُن کے مندر میں جا کر شری کرشن جی کی جنم اشٹمی کے موقعہ پر تقریر کا جسے بہت پسند کیا گیا اس تقریر کا ذکر ایک اخبار نے بھی کیا۔

دو ہندو معززین کا قبول احمدیت

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس رقمطراز ہیں کہ میلاپالم میں دو معزز ہندو صاحبان جناب شنکر اور جناب شنمکھ سندرم جو پچھلے پانچ سال سے اسلام اور احمدیت کے بارہ میں مطالعہ اور تحقیق کر رہے تھے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں الحمد للہ ہر دو صاحبان ایک سال سے باقاعدہ نماز ادا کرتے اور چندہ

ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے آمین اور ہر دو کے خاندانوں کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

چیک ایمرچھ میں تربیتی اجلاس

مکرم محمد سلیمان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ایمرچھ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۹/۸۲ کو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی کی زیر صدارت چک ایمرچھ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم محمود احمد صاحب قریشی کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا بعدہٗ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور صدر محترم نے تقاریر کیں عزیز امداد علی شاہ نے نظم پڑھی۔

ہیچہ مرگ میں چھ افراد کا قبولِ احمدیت

مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیّر مبلغ سلسلہ ہیچہ مرگ (کشمیر) رقمطراز ہیں کہ امسال خاکسار کو مرکز کی طرف سے ہیچہ مرگ بھجوایا گیا جہاں بفضلہ تعالیٰ ایک سعید روح مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب قریشی کی بیعت کے نتیجہ میں بہت مخالفت کی جا رہی تھی مکرم موصوف کی کوشش سے چند اور افراد بھی حلقہ بگوشِ احمدیت ہو رہے تھے خاکسار نے وہاں پہنچ کر تبلیغ شروع کی جس سے بحمد اللہ تعالیٰ مزید چھ افراد حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے ہیں۔ ہیچہ مرگ سے دس میل دور ایک گاؤں میں تمام کے مولوی صاحب نے مخالفت شروع کی اس پر تبادلہ خیالات کے لئے وقت بھی مقرر ہوا مگر غیر احمدی مولوی صاحب نے تبادلۂ خیالات سے انکار کر دیا۔ مورخہ ۶/۸/۸۲ کو زبہ کے گاؤں کا خاکسار نے تبلیغی دورہ کیا اور کئی افراد سے تبادلہ خیالات ہوا مورخہ ۱۲/۸/۸۲ کو فارسٹ چیکنگ چھپا کے تبادلہ پر نئے فارسٹر کے اعزاز میں خاکسار نے عصرانہ دیا۔ اس موقعہ پر بھی تبادلۂ خیالات کا سلسلہ جاری رہا فارسٹر صاحب نے جماعتی مساعی کو سراہا اور جلسہ سالانہ پر قادیان آنے کا وعدہ کیا۔

شانِ نبوی میں گستاخی پر احمدیہ دار التبلیغ حیدر آباد کا احتجاج

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدر آباد لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۸/۸۲ کو دیسے واڑہ (آندھرا پردیش) سے شائع ہونے والے روزنامہ "آندھرا پربھا" نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے حد افسوسناک اور گھٹیا قسم کے الزامات پر مشتمل مضمون کے ساتھ ایک فرضی تصویر بھی شائع کی جس پر احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد نے سخت احتجاج کیا اس احتجاجی مراسلہ کی خبر روزنامہ منصف حیدر آباد نے اپنی ۸ر ستمبر ۸۲ء کی اشاعت میں شائع کی۔

شاہ آباد ضلع گلبرگہ میں تبلیغ احمدیت

مکرم مولوی عبد المومن صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۴/۸/۸۲ کو خاکسار کے ہمراہ چار خدام تبلیغ و تقسیم لٹریچر کی غرض سے شاہ آباد ضلع گلبرگہ گئے۔ یہاں لٹریچر تقسیم کیا گیا لوگوں کو امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر پہنچائی گئی اور بعض لوگوں کے استفسار پر جماعت کی غرض و غایت نیز عقائد و تعلیمات پر روشنی ڈالی گئی۔ جامع مسجد کے امام کے علاوہ ایک پادری صاحب کو بھی لٹریچر دیا گیا۔ الحمد للہ دورہ بہت کامیاب رہا۔ اکثر لوگوں نے لٹریچر لے کر مطالعہ کا وعدہ کیا۔ وفد میں خاکسار کے علاوہ مکرم ولی الدین خان صاحب مکرم رفیق احمد صاحب مکرم عبد الباسط صاحب اور مکرم حامد اللہ صاحب شامل تھے۔ اخراجات مکرم سیٹھ ادریس صاحب نے ادا کئے۔ جزاہ اللہ خیراً

دعائے نعم البدل:

برادرم مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی نائب ناظر امور عامہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹/۹/۸۲ کو پہلی بچی عطا فرمائی تھی لیکن قضائے الٰہی سے نومولودہ مورخہ ۱۰/۹/۸۲ کی صبح کو وفات پا گئی یہ بچی مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش کی پوتی اور مکرم محمد دین صاحب بنگوی درویش کی نواسی تھی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے آمین

خاکسار: ادریس احمد اسلم نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اخبارِ قادیان

• — مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ مورخہ ۱۴/۹/۸۲ کو جماعتی کام سے پورٹ بلیئر (انڈیمان) تشریف لے گئے

• — مکرم شیخ عبد اللطیف صاحب نیز مکرم شیخ عبد المجید صاحب۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب اور مکرم محمد جمید صاحب آف فیصل آباد مع اہل و عیال مورخہ ۱۵/۹ کو زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

• — مکرم محمد شریف صاحب اشرف آف لندن مع اہل و عیال ۱۸/۹/۸۲ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۰/۹/۸۲ کو واپس تشریف لے گئے۔ مکرم عبد الحمید صاحب جڑانوالہ سے مورخہ ۲۰/۹/۸۲ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

ایمان افروز جھلکیاں۔ صفحہ اوّل سے آگے

اور رات وہاں قیام فرمایا دوسرے روز ۱۰ر ستمبر کو حضور پُر نور نے جمعہ کی نماز جرمنی کے شہر آخن (برگ) میں پڑھائی۔ جس میں جماعت آخن کے احباب شامل ہوئے۔

● — مورخہ ۱۱ر ستمبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آخن سے صبح چھ بجے روانہ ہو کر ساڑھے نو بجے مسجد ہیگ (ہالینڈ) پہنچے جہاں احباب جماعت نے حضور کا استقبال کیا۔ یہاں پر اسی روز گیارہ بجے پریس کانفرنس ہوئی اور شام کو عصر کے بعد مجلس ارشاد منعقد ہوئی جس میں حضور نے احباب جماعت کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔

آمدہ اطلاعات کے مطابق حضور پُر نور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور حضور نے تمام احباب جماعت کے نام محبت بھرا سلام اپنی دعاؤں کے ساتھ بھجوایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کا ہر لمحہ اور ہر آن حامی و ناصر ہو اور اس سفر کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت کرے آمین۔

تصحیح:

(۱) بدر مجریہ ۲/۹/۸۲ صفحہ ۱۳ کالم ۱-۲ پر ولادت کے زیرِ عنوان مکرم جہانگیر کمال پاشا صاحب ساکن بنگلور کی نومولودہ بچی کے نانا کا نام غلطی سے "محمد امین صاحب قریشی" کی بجائے "محمد انیس صاحب قریشی" لکھا گیا ہے۔

(۲) — بدر مجریہ ۲۶/۸/۸۲ صفحہ ۱۳ کالم ۳-۴ پر اعلانِ نکاح کے ضمن میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں ادا کی جانے والی رقم مکرم عبد الرحمٰن صاحب کی طرف سے منسوب ہوئی ہے جبکہ یہ رقم خود لڑکے یعنی عزیز خورشید احمد سلمہٗ ابن مکرم عبد الرحیم صاحب گنائی مرحوم نے ادا کی ہے۔

(۳) — بدر مجریہ ۱۶/۸/۸۲ صفحہ ۱ کالم ۱ پر مسجد بشارت کے سنگِ بنیاد کی تاریخ غلطی سے ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کی بجائے ۹ر اکتوبر ۱۹۸۲ء درج ہوئی ہے

(۴) — بدر کے اسی شمارے میں صفحہ ۱۲ پر درخواستہائے دعا کے زیرِ عنوان اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب صدیقی کانپور کی بجائے صرف مکرم محمد شفیع صاحب صدیقی کانپور لکھا گیا ہے جبکہ اصل میں موصوف کی اہلیہ محترمہ ان دنوں شدید بیمار ہیں۔ قارئین بدر سے ان تمام اغلاط کی تصحیح فرمانے اور اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب صدیقی کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (ادارہ)

دعائے مغفرت:

خاکسار کے والد مکرم خورشید علی صاحب بتاریخ ۱/۸/۸۲ حیدر آباد میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی اقتدار میں احباب جماعت نے مرحوم کی نمازِ جنازہ ادا کی بعدہٗ احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی مبلغ ۳۰/- روپے برائے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے محترم والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: منصور علی حیدر آباد

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے!

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE: 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS,

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6. LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کیلئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام صلا تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیش کش)

لبرٹی بوٹ مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

چاہیئے کہ تمہارے اعمال

تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۹۴ تپسیا روڈ - کلکتہ ۳۹

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبر

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار!!

HM HM

برائے: ایمبسڈر • بیڈ فورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

"محبت سب کیلئے

نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین - معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ -

ایر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA,

BOMBAY - 400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ

کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS -- 600004.

PHONE No. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-
"دعا کرنا بھی عبادت ہے" (سنن ابن ماجہ)
ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-
"جب تک تدبیر کے ساتھ دعا نہ ہو کچھ نہیں" (ملفوظات جلد ۸ ص ۳۳۸)
پیشکش:-
م محمد امان اختر۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز
ملین موٹرس
۳۲ - سیکنڈ مین روڈ۔
سی آئی ٹی کالونی۔
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ارشاد نبوی
اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ اَخْلَاقًا (سنن ابی داؤد)
ترجمہ:- کامل ایمان والا مومن وہ ہے جس کے اخلاق بہتر ہیں۔

محتاج دعا:- یکے از ارکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے
ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ
ریڈیو۔ ٹی وی۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس۔
(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)
غلام محمد اینڈ سنز۔ کاٹھ پورہ۔ باری پورہ۔ کشمیر

ABCOY LEATHER ARTS
34/3, 3RD MAIN ROAD,
KASTURBANAGAR, BANGALORE - 560026.
MANUFACTURERS OF :-
AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

حیدرآباد میں
فون - ۴۲۳۰۱
لیلینڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!
مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)
۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ۸ ص ۳۱)
فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام:- سٹاربون
سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی
سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ
(پتہ)
نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"
(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR®
CALCUTTA-15.
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے